اسرار زیارت عاشورا

نام کتاب : اسرار زیارت عاشورا

تاریخ اشاعت : جمادی الآخر، ۱۴۳3ھ، اپریل، ۲۰12ء

ناشر : جعفری پروپگیشن سینٹر، باندرہ، ممبئی– 400050۔

پتہ : Asma Manzil, Room No. 10, Bazar Road, Opp. Khoja Masjid, Bandra (W), Mumbai–50.
Tel.: 2642 5777. www.jpconline.org
E-mail: jpcbandra@yahoo.com,
jpcbandra@gmail.com

انتساب

یہ ناچیز کاوش

مصحفِ ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نام جنہوں نے یہ مقدس زیارت تعلیم فرمائی۔

حضرت ولی عصرؑ حجۃ بن الحسن علیہما السلام ارواحنالہ الفداء کے نام جنہوں نے اس کے پڑھنے کی ترغیب دلائی۔

اور

ان سالکانِ کربلاء کے نام جنہوں نے زیارتِ عاشورہ کو اپنے وجود سے زندہ رکھا اور ہمیشہ خلوص و اخلاص سے اسے پڑھتے رہنے کی سعادت حاصل کی۔

اور

ان حریم ولدیت کے عاشقوں کے نام جنہوں نے اپنے دلوں کو زیارت عاشورہ کے نور سے منور کیا اور اس کے فیض و برکات سے بہرہ مند ہوئے۔

ابتدائیہ

دنیا کے ہر انسان مادی معنوی کمالات کے حصول میں اپنے سے بالاتر قوت کا طالب اور زندگی کے ہر مصائب و آلام برطرف کرنے کیلئے ناصر و مددگار کا محتاج و نیاز مند ہوتا ہے۔

انسان بارگاہ خداوندی میں سر نیاز خم کرنے اور اس سے راز و نیاز کے ذریعے ہی اپنے میں معنوی بلندی محسوس کرتا ہے۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کی بنیاد فطرت پر ہے۔ اسی کو طبیعت کا قانون کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ اسی لئے جب کوئی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے چھٹکارا پانے کیلئے کسی ایسے کی طرف رجوع کرتا ہے جو اس کو اس سے نجات دلا سکے اور بیمار اس ماہر فن کی تدبیر و تجویز کے سہارے اپنی مشکلوں کو حل کرتا ہے۔ لیکن جب گر شدائد انتہائی منزل کو پہونچ جاتے ہیں اور انسانی قوت جواب دے دیتی ہے تو وہاں انسان مجسمہ ٔحیرت بن کر رہ جاتا ہے پھر کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی۔ ایسے نازک وقت میں بے سہارا انسان خود بخود ایک ایسی حقیقت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جس کا اقتدار نہ صرف کائنات کی ظاہری اشیاء پر ہے بلکہ اس کی حکومت ذروں ذروں پر

ہے جس نے خود انکو وجود بخشا اور لباس خلقت سے آراستہ کیا تاکہ قادر مطلق کی راہِ حق و صداقت کی طرف رہنمائی کر کے سعادت ابدی سے ہمکنار کرے۔

خدا پرستوں بالخصوص شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اہلبیت و طہارت علیہم السلام عالم ظاہری و باطنی دونوں پر یکساں تسلط رکھتے ہیں انسان و کائنات امکان پر انہیں کا تسلط و اقتدار ہے وہی صرف خدا اور خلقِ خدا کے درمیان واسطہ ہیں اسی کی طرف زیارت جامعہ میں اشارہ ہے

بِرَبکم بدو اللّٰہ و بکم ویغتم و بکم ینزل الغیث

یعنی آپ ہی تمام اشیاء کے آغاز و انجام ہیں آپ ہی کے ذریعے آسمان سے بارش ہوتی ہے۔

یہی اولیاء الٰہی ہیں جو مصیبتوں میں اپنے چاہنے والوں کی مشکل کشائی فرماتے ہیں اور ان کے چاہنے والے بھی عتبات عالیہ پر حاضری دے کر انکی ارواح طیبہ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

آج سائنس کی دنیا نے بھی اپنی تحقیق سے یہ بات واضح کر دی کہ دعا و توسل اور گریہ وزاری یہ وہ حقیقتیں ہیں جن کے ذریعہ بے شمار جسمانی

وروحانی امراض کاعلاج ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سینکڑوں سال گذر جانے کے باوجود یہ زیارت گاہیں ان کے توسلات اور عقیدتیں نہ تو گھٹی ہیں نہ ہی فرسودہ ہوئیں، بلکہ جوں جوں نادانیوں، جہالتوں اور تاریکیوں کا پردہ چاک ہوتا جارہا ہے۔ حقیقتیں روز ورشن کی طرح آشکار ہوتی جارہی ہیں۔ انہیں حقائق میں سے ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ آج کا انسان انہیں عتبات عالیہ سے کسب فیض کرکے زیادہ خداشناس بن رہاہے۔

زیارت عاشورہ اور دعاء علقمہ بارگاہ آل محمد علیہم السلام میں رسائی کا ذریعہ اور خداوند عالم کے حضور میں ان ذوات قدسیہ کے ذریعہ شفاعت کا وسیلہ ہیں بلکہ اعمالِ عاشوراوہ ذریعہ ہے جس سے ہر حسینی عقیدت مند بلا واسطہ یابالواسطہ خدا سے محوِ کلام ہوتا ہے۔

اعمال عاشورا بجالانے والے یہ احساس کرتے ہیں کہ وہ عالم ملکوت کی سیر کررہے ہیں اور رحمتِ الٰہی کے وسیع آسمان میں محوِ پرواز ہیں اور رب العزت کے فیوض وبرکات ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

اسی لئے بزرگانِ دین نے تقرب خدا اور قبولیت حاجت کیلئے

زیارت عاشورہ کو وسیلہ قرار دیا۔ مذہبی علماء میدانِ عمل میں بہت آگے تھے ہمیں انکی زندگی میں ملتا ہے کہ انہوں نے بارہا اعمال عاشورہ بجالانے کی تاکید فرمائی اور جب کبھی انکے سامنے طوفان زمانہ نے سر اٹھایا تو اعمال عاشورہ کو پناہ گاہ سے اپنے کو بچالیا۔ اسکی روشن دلیل وہ واقعات ہیں جن کا تذکرہ آنے والے صفحات میں ہو گا۔

یہ واقعات اس دریائے بے کراں کے چند قطرات ہیں کہ جن سے عاشقان ولدیت نے اپنے خانۂ دل کو زیارت عاشورہ کی نورانیت سے فروزاں کیا۔

خوش نصیب ہیں، وہ شیعہ جنہوں نے مدت دراز تک زیارت عاشورہ سے ہونے والے فوائد کو تحریری شکل دی لہٰذا جن لوگوں نے اعمال عاشورہ کے فوائد سے برکات سے استفادہ کیا ہے ان سے گذارش ہے کہ وہ مطلع فرمائیں تاکہ اسکی اشاعت کرکے لوگوں کو اعمال عاشورہ کی ترغیب دلائی جاسکے۔

فضیلت زیارت ائمہ معصومین علیہم السلام

زیارت ائمہ معصومین علیہم السلام اور اسکا شوق ایک ایسا خزانہ ہے جو بطور لطف خاص خداوند عالم شیعیان علی ابن ابی طالب کیلئے مخصوص ہے۔ یہ ایک ایسی سعادت ہے جو دنیاو آخرت کو سنوارنے میں مومن کیلئے حد سے زیادہ معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس عظیم کار خیر کیلئے جس کا شوق ہر مومن کے دل میں پایا جاتا ہے بہتر ہے احادیث ائمہ معصومین کے ذریعہ اس شوق کو اکسا کرعملی جامہ پہنانے کیلئے امادہ کیا جائے۔اس چھوٹے سے مقدمہ میں چند ائمہ معصومین کی زیارت کی فضیلت نقل کی جارہی ہے تاکہ مقدمہ طویل نہ ہوجائے اسکا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے ائمہ معصومین کی زیارت کی کوئی فضیلت نہیں یا صرف اتنی ہی حدیثیں موجود ہیں، اس سے پہلے علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے بحار الانوار میں عیون المعجزات سے جو سخاوی کے اشعار نقل کئے ہیں اس کا اردو ترجمہ ہم اردو مفاتیح الجنان صفحہ ۵۵۵ سے نقل کرتے ہیں:

خدا کرے کہ سفر زیست یوں تمام کریں — جو آستانہ ہو انکا وہیں قیام کریں

کہ جو بھی انکا اطاعت نہاد ہوتا ہے — وہ انکی دید سے مسرور وشاد ہوتا ہے

مگر یہ خوف ہے دل میں گناہ گار ہیں ہم　　کرے گے سامنا کیونکر کہ شر مسار ہیں ہم
صدا یہ آتی ہے فطرت ہے انکی لطف و کرم　　امید واروں پہ کرتے ہیں لطف وہ پیہم
یہ سنکے ہم نے کیا پیش بار گاہ ناز　　امید و بیم کے مابین قصد راز و نیاز

۱۔ فضیلت زیارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معصومین بقیع علیہم السلام

(۱) حمیری نے قرب الاسناد میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: **جو شخص زیارت کرے زندگی میں یا حیات کے بعد میں روز قیامت اسکی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔**

(۲) ایک اور حدیث میں حضرت زہرا علیہا السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت زندگی اور بعد از موت کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے کہ خداوند عالم اس پر جنت واجب کرے گا اس حدیث معتبر میں عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ **جو شخص امام حسن کی زیارت جنت البقیع میں کرے تو اسکا قدم صراط پر ثابت رہے گا جب کہ دوسروں کے قدم لغزش کھا رہے ہوں گے۔**

(3) مقنعہ میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ **جو شخص ہماری**

زیارت کرے گا اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ فقیر اور پریشان نہیں ہوتا۔

(4) شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرے امام صادق علیہ السلام اور انکے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام کی اسے درد چشم نہ ہو گا۔ اور کسی بیماری اور درد میں مبتلا ہو کر نہ مرے گا۔

(5) ابن قولویہ نے حشام بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے امام صادق علیہ السلام کی ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ کیا آپ کے والد کی زیارت کرنا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں۔ فرمایا کہ زیارت کرنے کا ثواب کیا ہے۔ فرمایا کہ جنت اسکے لئے ہے۔ اگر امامت پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اور انکا اتباع بھی کرے عرض کی جو شخص انکی زیارت سے اعراض کرے اسکے لئے کیا ہے؟ فرمایا روز قیامت حسرت اور افسوس میں رہے گا۔

قارئین اس ضمن میں جو حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔ اسپر غور و

خوص کریں تو معلوم ہو گا کہ ان ثواب کا وہی حقدار ہو گا جو انپر اعتقاد رکھتا ہو اور انکی اتباع کی کوشش کرتا ہو۔

اسکے علاوہ راوی کا یہ پوچھنا کہ جو اس سے اعراض کرے شاید دماغ میں یہ سوال پیدا کرے کہ کہ کیا کوئی شیعہ ایسا بھی ہے زیارت نہ کرنا چاہتا ہو۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ کوئی شیعہ صاف طور سے تو نہیں کہتا لیکن پیسہ کی محبت اسے پیسہ خرچ کرنے سے روکتی ہے تو وہ کہتا ہوا نظر آتا ہے جب مولا بلائیں گے تو جائیں گے۔ بیشک یہ ایک حقیقت ہے کہ جب ائمہ معصومین بلائیں تو ہی ہم جاسکتے ہیں۔ لیکن کوشش دعا اور اپنے اعمال کی اصلاح کے ذریعہ امادگی ہمیں کرنا ہے۔ ورنہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیسے کا تو ڈھیر ہوتا ہے لیکن پاسپورٹ ہی نہیں۔ تو کیا ائمہ معصومین ہمیں پاسپورٹ بنوا کر دیں گے۔ کبھی کبھی ہم ہر طریقے سے امادہ ہوتے ہیں۔ لیکن ہماری کچھ گناہوں کی وجہ سے یا تو ہم سفر ہی نہیں کرپاتے یا سفر کرنے کے باوجود زیارت سے مشرف نہیں ہو پاتے۔ خداوند عالم ہم سب کے ان گناہوں کو بخش دے جو اس کار خیر کے انجام دہی میں باعث رکاوٹ بنتے ہوں۔

(ب)فضیلت زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام :

(۱) شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند سے محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ اور انھوں نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت انکے حق کو پہچانتے ہوئے کرے یعنی انکو امام مانتا ہو جس کی اطاعت واجب ہے۔ اور خلیفہ بلا فصل جانتا ہو اور تکبر و جبر کے اعتبار سے زیارت کو نہ آیا ہو۔ تو خدا اسکے لئے ایک لاکھ شہیدوں کا ثواب لکھتا ہے اور اسکے پچھلے اوراگلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور وہ روز قیامت اٹھایا جائے گا اسطرح کہ حول محشر سے بے خوف ہو گا۔ خدا اُسپر حساب آسان کر دے گا۔ اور ملائکہ اسکا استقبال کریں گے۔ اور جب زیارت سے واپس ہو گا تو ملائکہ اسکے گھر تک پیچھا کریں گے۔ اور قبر تک طلب بخشش کریں گے۔

(۲) سید عبد الکریم طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے فرحۃ الغری میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ابن مارد سے فرمایا کہ اے ابن مارد جو شخص میرے جد امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت انکے حق کو پہچان کر کرے خدا اسکے لئے ہر قدم پر حج مقبول اور

عمرہ پسندیدہ کا ثواب لکھے گا۔ اے ابن مارد بخدا آتش جہنم اس قوم کو نہ جلا سکے گی جو زیارت امیر المومنین علیہ السلام میں غبار آلود ہوا ہو چاہے پیدل جائے یا سواری پر اے ابن مارد اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھو۔

اسی کی پناہ ڈھونڈا گر ہوشیار ہے — جو روز حشر عاصیوں کا ذمہ دار ہے

فطرت کا اسکی لطف و کرم اک شعار ہے — ہر حرف راز کا بھی وہی راز دار ہے

امیر المومنین علیہ السلام کی ایک مداح اس انداز میں قبر کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

اے ابن مرسل اعظم مرے گناہ — کانٹا ہے مری آنکھ کا اور تو پناہ گاہ

قدرت نے تجھ کو بخشا ہے وہ روح لازوال — آغاز تک بھی جسکی رسائی ہے ایک محال

لطف خدا نے تجھ کو وہ ذیشان کر دیا — قدموں پہ تیرے دہر کو قربان کر دیا

(ج) ائمہ کاظمین علیہما السلام کی زیارت کی فضیلت:

(ا) ان دونوں بزرگواروں کی زیارت کی کافی فضیلت ہے۔ روایت میں ہے کہ جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کی ہو۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو انکی زیارت کرے

جنت اسکے لئے ہے۔

(۲) شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام علی نقی کی خدمت میں خط لکھا۔ اور اسمیں سوال کیا کہ زیارت امام حسین، امام موسیٰ اور محمد تقی علیہ السلام میں کون بہتر ہے۔ فرمایا **زیارت امام حسین مقدم ہے اور ان دو معصوموں کی زیارت جامع تر اور ثواب زیادہ ہے۔**

(د) فضیلت زیارت امام رضا علیہ السلام:

(۱) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ **بہت جلد میرے جسم کا ایک ٹکڑا خراسان کی زمین میں دفن کیا جائیگا۔ کوئی مومن اسکی زیارت نہ کرے گا مگر یہ کہ خدا جنت کو اسکے لئے واجب کردے گا۔** دوسری حدیث میں ہے کہ کوئی غمزدہ اسکی زیارت کرے گا خدا اسکے غم کو دور کردے گا اور جو گناہ گار بھی اسکی زیارت کرے گا خدا اسکے گناہوں کو بخش دے گا۔

(۲) امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام نے فرمایا **جو شخص میرے بیٹے علی رضا کی زیارت کرے تو اسکے لئے خداوند عالم کے پاس ستر مقبول حج کا**

ثواب ہو گا۔ راوی نے کہا ستر مقبول حج؟ حضرت نے فرمایا ستر ہزار حج اور فرمایا اور کتنے ہی حج تو قبول بھی نہیں ہوتے...پھر فرمایا جب روز قیامت ہو گا تو عرش خدا پر چار پچھلے زمانے والے اور چار اگلے زمانے والے ہوں گے۔ پہلے والوں میں نوح، ابراہیم، موسیٰ، اور عیسیٰ علیہم السلام اور بعد والوں میں محمد و علی و حسن و حسین علیہم السلام ہوں گے۔ پھر ہمارے ساتھ عرش پر وہ بیٹھے ہوں گے جنھوں نے ائمہ کی قبروں کی زیارت کی ہو گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میرے فرزند علی کی قبر کی زیارت کرنے والوں کا درجہ سب سے بلند اور انکی عطا بھی سب سے زیادہ ہو گی۔

(۳) خود امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا......**جو شخص میری زیارت کرے گا گویا ایسا ہو گا کہ رسول خدا کی زیارت کی ہو۔ اور اس زیارت کی وجہ سے ہزار پسندیدہ حج اور ہزار مقبول عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ اور روز قیامت میں میرے آباء اسکی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔**

(۴) دو معتبر سندوں کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے

فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کرے اس دوری قبر کے باوجود تو میں اسکے پاس روز قیامت تین مقامات پر آؤں گا۔ تاکہ اسکے خوف سے اسکو نجات دلاؤں۔

(ا) جس وقت نیکوکاروں کا اعمال داہنے ہاتھ اور بدکاروں کے بائیں ہاتھوں میں ہو گا۔

(ب) صراط کے وقت

(ج) میزان کے وقت

(۵) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا......... تم شیعوں میں سے جو بھی میری قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھے گا تو روز قیامت خدا کی جانب سے گناہوں کی بخشش کا مستحق ہو گا۔ اور اس خدا کی قسم جس نے ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امامت کے ذریعے عزت بخشی اور ہم کو آنحضرت کی وصیت سے مخصوص قرار دیا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری زیارت کرنے والے تمام گروہوں سے بہتر ہوں گے......

(۷) معبر سند سے منقول ہے کہ محمد بن سلیمان نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے بعنوان حج تمتع اپنا واجب حج

کیا........(پھر تمام ائمہ کی زیارت کرتے ہوئے امام رضا علیہ السلام کی واپس ہو گیا) اس وقت خدا نے اسکو اتنا مال و دولت دیا ہے کہ دوبارہ حج کیلئے جائے وہ کون سا عمل انجام دے۔ حج کو جائے یا خراسان امام رضا کی زیارت کو۔ فرمایا میرے والد کی زیارت کے لئے جانا افضل ہے۔ اور چاہیے ؟؟؟ کہ ماہ رجب میں جائے۔

(۸) امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا **جو شخص میرے والد کی زیارت ایسی حالت میں کرے کہ انکے حق سے آگاہ ہو میں اسکی جنت کا ضامن ہوں۔**

(ہ) فضیلت زیارت امام حسین علیہ السلام:

زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت میں بے شمار حدیثیں ہیں۔ جسے ابن قولویہ نے کتاب کامل الزیارۃ میں نقل کیا ہے جسکے بارے میں مرحوم حضرت آیۃ اللہ الحاج السید ابولقاسم الخوئی طاب ثراہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کی تمام تر حدیثیں صحیح ہیں۔ چونکہ کتاب عربی و فارسی میں ہے لہٰذا ہم یہاں حدیثوں کا خلاصہ بقدر عنوان نقل کرتے ہیں۔

(1) زیارت امام حسین علیہ السلام حج و عمرہ و جہاد کے برابر ہے بلکہ انسے کئی

درجہ بلند۔

(۲) مغفرت کا ذریعہ ہے۔

(۳) روز قیامت آسانی حساب کا باعث

(۴) روز آخرت بلندی درجات کا سبب ہو گی

(۵) زیارت امام حسینؑ دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

(۶) زائر امام حسینؑ کی عمر طولانی ہو جاتی ہے۔

(۷) زیارت امام حسینؑ کرنا انسان کے جسم و مال کی حفاظت اور زرق میں اضافہ کی زمانت ہے۔

(۸) زیارت امام حسینؑ کرنا حاجت کے پورا ہونے اور غموں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۹) زیارت امام حسینؑ کو ترک کرنا نقصان دیں اور پیغمبر کے حقوق کو ترک کرنے کے مانند ہے۔

(۱۰) روزِ قیامت خدا زائر امام حسینؑ کا محافظ ہو گا۔

(۱۱) زیارت امام حسینؑ جان کنی کی سختی اور قبر کی وحشت کو دور کرتی ہے۔

(۱۲) زیارت امام حسین علیہ السلام میں خرچ کیا گیا ایک درہم ہزار درہم بلکہ دس ہزار درہم کے برابر حساب ہوتا ہے۔

(۱۳) جب زائر امام حسین قبر امام حسین علیہ السلام کی طرف رخ کرتا ہے تو چار ہزار ملائکہ اسکا استقبال کرتے ہیں۔

(۱۴) اور جب وہ واپس ہوتا ہے تو وہ اسکے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۵) زائرین امام حسین کیلئے پیغمبر، وصی پیغمبر ائمہ معصومین اور ملائکہ دعا کرتے ہیں۔

(۱۶) جب زائر امام حسین علیہ السلام واپس ہونے لگتا ہے تو حضرت زہرا علیہا السلام اس سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں **اے زائر جا اور اپنے اعمال پھر سے شروع کر کیونکہ تیرے گناہ اب ایسے ہی ہو گئے ہیں جیسے تو شکم مادر سے ابھی دنیا میں وجود میں آیا۔**

(۱۷) زائر امام حسین علیہ السلام کیلئے خود امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ **میرے بعد جو میری زیارت کرے گا میں قیامت میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔**

(۱۸) زائرین امام حسین علیہ السلام ۴۰ سال قبل جنت میں داخل ہوں گے جب کہ دوسرے لوگ اپنے حساب و کتاب میں مشغول ہوں

گے۔

(۱۹) زائرین امام حسین علیہ السلام کا ثواب اللہ کے پاس ہے اور وہ کم از کم یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت عنایت کرے گا۔

(۲۰) زائر امام حسین علیہ السلام کو روز قیامت شفاعت کرنے کا شرف حاصل ہو گا۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں یہ ثواب حج و عمرہ و جہاد کا اسکے لئے ہے جسکے واجب حج ادا ہو گئے ہوں۔ یا پھر وہ مستطیع حج نہ ہوا ہو۔ ورنہ ان احادیث کا مقصد ہر گز یہ نہیں کہ ہم حج واجب ترک کریں اور ائمہ کی زیارت پر اکتفا کریں۔ اسکے علاوہ ائمہ معصومین نے اس بات پر بھی اسرار کیا ہے کہ جو شخص قرض لیکر ہماری زیارت کو آئے ہم اسکے قرض کے ادائیگی کی زمانت لیتے ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو شخص ائمہ معصومین کی زیارت کا شرف نہیں حاصل کر سکتا۔ یا ہمیشہ ہمیشہ تو وہاں رہ نہیں سکتا تو پھر کیا کرے؟ ہماری جانیں نثار ائمہ معصومن علیہم السلام پر کہ انھوں نے نہ زندگی کے کسی موقع پر تشنہ چھوڑا اور آخرت میں تو حوض کوثر کی زمانت لے ہی لی ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

جس نے میری زیارت میری زندگی کے بعد کی وہ ایسا ہے کہ جسنے میرے ساتھ زندگی میں ہجرت کی اور اگر میری قبر پر آنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو تم میری طرف سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام بھی مجھے پہنچتا ہے۔

صالح بن عقبہ اور سبف بن عمیرہ کہتے ہیں کہ علقمہ بن محمد حضرمی نے کہامیں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا......... کہ مجھے ایسی دعاعنایت کریں جو میں جب آپکے نزدیک نہ ہوں تو پڑھوں ...... تو آپ نے زیارت عاشور اور دعائے علقمہ پڑھنے کی تعلیم دی اور اگر تو نے ایسا کیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسے ملائکہ جو آنحضرت کے زائر ہیں دعا کرتے ہیں...... اور پھر آپ نے ان تمام ثواب کا ذکر کیاجو زائر کے لئے ہوا کرتے ہیں......

قارئین کرام اس چھوٹے سے کتابچے میں ان معزز شخصیتوں کے واقعات درج ہیں جنھوں نے زیارت عاشورا کی بلاناغہ تلاوت کرتے ہوئے خوشنودی خدا اور رسول و ائمہ کے ساتھ ساتھ اپنے دنیاوی و اخروی مقاصد بھی حاصل کیے ہیں۔ آیئے ہم اپنے آپ سے وعدہ کریں اور بارگاہ خداوند قدوس میں ائمہ معصومین علیہم السلام کا واسطہ دے کر دعا کریں کہ اللہ ہم کو یہ توفیق دے تاکہ تاوقت مرگ ہماری زبانوں پر السلام علیک

یا ابا عبد اللہ کے الفاظ جاری ہوں۔ اور جیسے ہی ہمارے جسم سے روح خارج ہو امام حسین علیہ السلام کہیں و علیکم السلام یا شیعتی و محبّی و زایئری۔
و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام حمد و ثناء اس باری تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دلوں کو اپنی محبت کا مرکز قرار دیا اور اپنی راہ پر چلنے والوں کو جذبۂ ایثار و فداکاری کا درس دیا۔ دنیا کی پر ہول و گھٹاٹوپ وادی میں قدم رکھنے کیلئے چراغِ توحید کو مشعلِ راہ قرار دیا آخر کار انسانی ہستی کو نور تجلی نے اپنا گرویدہ بنالیا۔

درود و سلام ہو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک انبیاء کے اس نورانی سلسلہ پر اور حضرات ائمہ علیہم السلام بالخصوص امیر المومنین علیہ السلام پر جنہوں نے واقعۂ کربلا کے رونما ہونے سے برسوں پہلے لوگوں کو اس دلسوز المیہ سے خبر کیا اور اپنے کلماتِ نور کے ذریعہ یومِ عاشورہ اور اعمال عاشورہ کی تعلیم و ترغیب دلائی۔

زیارت عاشورہ اور دوسری زیارتوں میں مندرجہ ذیل فرق ہے:

(ا) زیارت عاشورہ کی وہی حیثیت ہے جو حدیث قدسی کی ہے۔ یعنی حدیث قدسی خدا کا کلام تو ہے لیکن مقام اعجاز میں نہیں ہے جیسا کہ جناب صفوان کی روایت سے ظاہر ہے۔

صفوان فرماتے ہیں: ”جناب جبرئیل نے اس زیارت کو لوحِ محفوظ

سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتقل فرمایا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو یہ زیارت تعلیم فرمائی اور آپ نے اپنے دونوں نورِ نظر امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند امام زین العابدین علیہ السلام کو اور امام زین العابدین علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کو اور امام با محمد باقر علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اور پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب صفوان کو تعلیم فرمائی۔

(۲) "میں ضامن ہوں"

اس اعمال عاشورہ کو تعلیم فرماتے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا"اے صفوان!"

(الف) میں ضامن ہوں جو بھی برابر اعمالِ عاشورہ کرتا رہے گا اسکی زیارت قبول ہوگی۔

(ب) اس کا عمل قابل تحسین ہوگا۔

(ج) حضرت احدیت اسکی حاجتوں کو برلائے گا اور کوئی اسکی درگاہ سے نامراد واپس نہیں ہوسکتا۔

اے صفوان! میرے بابا نے بھی اسکی ضمانت فرمائی ہے اور میرے دادا نے بھی اور ان سے ان کے پدر بزرگوار جناب امام حسین علیہ السلام

نے بھی اسی طرح فرمایا اور امام حسین علیہ السلام نے بھی ایسی ضمانت لی تھی اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اسی ضمانت کے ساتھ تعلیم فرمایا تھا اور یہ لوح محفوظ کا وہ نوشتہ ہے جسے جبرئیل امین لے کر آئے تھے۔

اے صفوان! حضرت احدیت نے قسم کھائی ہے کہ جس کسی نے بھی میرے جد مظلوم حسین علیہ السلام کی اس زیارت کو دور یا نزدیک سے پڑھکر بارگاہ خداوندی میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے تو خدا اس کی ہر حاجت کو پورا کریگا اور اس زیارت کی برکتوں سے اس کی بارگاہ سے نامراد و نکام واپس نہیں ہو گا۔ اللہ اسے بہشت سے سرفراز کرے گا جہنم سے نجات دے گا اور اس کا اقبال اتنا اونچا ہو جائے گا کہ وہ عرصۂ محشر میں اختیار شفاعت حاصل کرلیگا۔[1]

اور اے صفوان! یہی نہیں جس کسی نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھی گویا اس نے عرش اعظم پر حضرت احدیت کی زیارت کی۔

(۳) زیارت عاشورہ سبق آموز زیارت ہے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ

---

1 (بحار الانوار جلد ۹۸ صفحہ ۳۰۰-ط-بیروت)

ان مذکورہ پہلوؤں پر کم توجہ دی گئی ہے فقد اس کے ظاہر الفاظ زبان پر جاری ہوتے ہیں اور روح الفاظ سے بے خبر ہے۔

زیارت عاشورہ کی گہرائی و گیرائی کی چند جھلکیاں

(الف) امام حسین علیہ السلام مقام بندگی میں اس منزل تک پہونچ گئے کہ آپ کو اباعبد اللہ، کالقب عطاہوا جس کے معنی، "خدا کے بندے کے باپ"[1]

(ب) امام حسین علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المؤمنین علیہ السلام اور فاطمہ زہراء علیہا السلام کے فرزند ہیں۔ حضرت کے اسی رشتہ نے تو غاصب حکومتوں کو چیں بجبیں کر دیا مزید تفصیل کیلئے کتاب "شفاء الصدور" کا مطالعہ فرمائیں۔

(ج) امام حسین علیہ السلام کی مصیبت عظیم ترین مصیبت ہے۔

(د) ان مظالم کے بانیوں سے برأت وبیزاری کرنا ضروری ہے۔

زیارت عاشورہ بہر حال ناقابل تردید حقائق کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اس پر عمل کرکے انسان کو راہ راست مل سکتی ہے حقیقتوں تک

---

1 مزید تفصیل کیلئے کتاب "شفاء الصدور" کی طرف روجوع فرمائیں

رسائی ممکن ہے اور عقیدے میں راسخیت و استواری آسکتی ہے۔ زیارت عاشورہ اچھے اور برے شناخت کا معیار ہے، اور پورے طور سے دشمنانِ آل محمد علیہم السلام سے بیزاری کا ذریعہ ہے۔

یہی وجہ تھی کہ ہمیشہ سے دشمنوں نے زیارت عاشورہ کی مخالفت کی اور شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ عالم دین کو اس کے پڑھنے پر ناقابل برداشت اذیتوں کانشانہ بنایا گیا۔

(۴) زیارتِ عاشورہ میں دنیاو آخرت کے فوائد پوشیدہ ہیں

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

اے صفوان! جہاں کہیں بھی تمہیں کوئی مشکل ہو تو اعمال عاشورہ کے ذریعے اپنی حاجت کو حضرت احدیت سے طلب کرنا وہ تمہاری حاجتوں کو پورا کرے گا۔ چونکہ خدا کا وعدہ حتمی و قطعی ہے بلاشبہ ہر بڑی واہم حاجتیں چالیس روز زیارت عاشورہ کے عمل سے پوری ہوتی ہیں بے شمار تجربوں نے اسکی شہادت دی ہے آنے والے واقعات میں ان کا ثبوت مل جائے گا۔

(۵) اعمال عاشورہ بزرگ علماء اور اردو وظائف میں شامل تھا اور یہ

بزرگان اس کے فیض و برکات کے ذریعہ بہرہ مند ہوتے رہے اور اسے اپنی مشکلات کا سپر قرار دیا۔

(۶) زیارت عاشورہ سے متعلق، آپ بیتی، سچے خواب، اسکی عظمت و منفعت اور جلالت پر روشن دلیل ہیں۔ ان تمام واقعات کی جمع آوری بالتفصیل ناممکن ہے صرف اہل بیت کے چاہنے والوں اور ان کے شیدائیوں کی اطلاع کیلئے چند سچے واقعات تحریر کررہاہوں۔

(۱) "طاعون کی وباء سے نجات"

بانی اور موسس حوزہ علمیہ قم آیت اللہ حاج شیخ عبد الکریم حاتری یزدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ فرماتے ہیں کہ میری طالب علمی کا دور تھاجب سامراء میں طاعون کی وباء زوروں پر پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے آئے دن کوئی نہ کوئی موت کا شکار ہوتا تھا۔ انہیں دنوں میرے استاد مرحوم آیت اللہ سید محمد فشارکی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پر تمام اہل علم و دانش جمع تھے کہ اچانک مرحوم آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے جن کی علمی منزلت مرحوم فشارکی رحمۃ اللہ علیہ سے کم نہ تھی۔ حالات زمانہ پر گفتگو کرتے ہوئے آپس میں یہ گفتگو ہورہی تھی کہ روز بروز مرض پھیلتا جارہا

ہے اور لوگ مرتے جارہے ہیں بعید نہیں کہ وہ دن بھی آجائے کہ پورا شہر ویران ہوجائے۔ یہ گفتگو ہوہی رہی تھی کہ ایک مرتبہ مرحوم فشار کی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا: اگر میں کوئی حکم دوں تو آیا اس پر عمل ہوگا اور کیا آپ حضرات مجھے مجتہد جامع الشرائط تسلیم کرتے ہیں؟ سب نے ایک زبان ہوکر کہا بیشک آپ مجتہد ہیں۔

پھر آپ حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں حکم دیتا ہوں کہ سامراء کے تمام شیعہ آج سے دس دن تک زیارت عاشورہ پڑھیں اور اس کا ثواب حضرت حجت علیہ السلام ارواحنالہ الفداء کی والدہ گرامی نرجس خاتون علیہا السلام کی روح طیبہ کو ہدیہ کریں اور ان سے التجا کریں کہ آپ اپنے فرزندِ ارجمند امام عصر علیہ السلام کے نزدیک ہم لوگوں کی شفاعت فرمائیں تاکہ حضرت علیہ السلام ہم لوگوں کو اس بلا سے نجات دیں۔

مرحوم فشار کی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا جو بھی اس عمل کو بجالائے گا۔ میں اس کی ضمانت لیتا ہوں کہ وہ اس وباء سے بچ جائے گا۔ چونکہ موت وحیات کا مسئلہ تھا لہٰذا مرحوم محمد فشار کی رحمۃ اللہ علیہ کی تاکید کے بعد شہر کے تمام شیعہ اطاعت حکم کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے اور بیان کے مطابق

عمل شروع ہو گیا۔ عمل کے شروع ہوتے ہی بیماری کا زور ختم ہونے لگا اور مؤمنین بلاء سے نجات پا گئے۔ مگر اہل سنت کے درمیان موت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ ہر روز ان میں کوئی نہ کوئی ضرور مرتا۔ مگر کیا کرتے نہ کوئی دوا تھی نہ درماں، اہل سنت حضرات کو احساس ہو گیا کہ شیعوں کے یہاں اموات کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے لیکن ان کے یہاں ابھی تک مرنے والوں کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے لہٰذا شرمندگی کی وجہ سے اپنے مردوں کو تاریکیٔ شب میں دفن کرتے انہیں میں سے بعض سنّی اپنے شیعہ دوستوں سے پوچھتے کہ آخر تم لوگوں نے کون سا عمل انجام دیا جس کے سبب اس مصیبت سے نجات ملی؟ تو جواب دیتے ہم زیارت عاشورہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا جب ان لوگوں نے بھی زیارت پڑھنا شروع کیا تو وہ لوگ بھی اس بلاء سے آزاد ہو گئے۔ بعض تو حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے حرم مطہر میں آتے اور کہتے "اِنَّانسلم علیکما مثل ما یسلم الشیعۃ" یعنی جو زیارت آپ کے شیعہ پڑھتے ہیں وہی ہم بھی آپ کے لئے پڑھتے ہیں۔ مرحوم شیخ عبد الکریم حامری فرماتے ہیں اس

عمل عاشورہ کے بعد تمام شیعہ و سنی طاعون کی وباء سے آزاد ہوگئے۔[1]

(۲) "ایک اور حل مشکل"

مرحوم آیت اللہ دستغیب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ حجۃ الاسلام والمسلمین جناب آقا فرید (جو تہران کے بزرگ علماء میں شمار ہوتے اور خود گذشتہ داستان کے نا.............ہیں) فرماتے ہیں جب میں ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہوا تو وہ عمل جس کو اہل سامراء کیلئے جیل القدر عالم دین نے تعلیم فرمایا تھا۔ مجھے یاد آیا محرم کی پہلی تاریخ سے زیارت پڑھنے میں مشغول ہوگیا ابھی دس دن پورے نہ ہوئے تھے کہ آٹھویں محرم کو ہی غیبی طور سے میری مشکل حل ہوگئی۔[2]

(۳) روزی کی ضمانت

جلیل القدر عالم دین جناب شیخ عبدالجواد حائری مازندرانی فرماتے

---

1 داستان شگفت صفحہ ۴۹۴

2 کتاب داستانہائے شگفت، ص ۴۹۴ و ہدیۂ الذائر ص ۱۶۴-الکلام-بحر الکلام جلد-۱ ص ۵۴

ہیں۔ ایک روز شیخ الطائف شیخ زین العابدین مازندرانی-قدس سرّہ کی خدمت میں ایک نادار شخص آیا اور اپنی معاشی تنگ دستی کی شکایت کی۔ شیخ نے کہا سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے روضۂ مبارک تک جاؤ اور زیارت عاشورہ پڑھو، تمہاری تنگ دستی ختم ہو جائے گی، اور اگر ختم نہ ہو تو میرے پاس پھر آنا وہ شخص چلا گیا، جب کچھ مدت کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگا میں زیارت میں مشغول تھا کہ اچانک ایک صاحب آئے اور کچھ رقم دے کر چلے گئے میں نے وہ رقم رکھ لی الحمد اللہ میری مشکل ختم ہو گئی۔[1]

(۴) ”اے کاش مسلسل زیارت پڑھتا“

عالم ربانی آقاء شیخ عبد الہادی حائری مازندرانی اپنے پدر بزرگوار ملاّ ابو الحسن مازندرانی سے نقل کرتے ہیں۔

میں نے میرزا علی نقی طباطبائی کو ایک دن خواب میں دیکھا تو ان سے یہ سوال کیا ”آیا اس عالم میں کوئی تمنا ہے؟“ جواب میں فرمایا ہاں ایک آرزو ہے وہ یہ کہ کاش دنیا میں ہر روز زیارت عاشورہ پڑھتا افسوس

1 تذکرہ الذاکرین مفصل نسخہ خطی ۸ / ۳۴۳۷ کتابخانہ مجلسی

ہے کیوں نہ پڑھی۔[1]

آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا یہ معمول تھا کہ صرف محرم کے پہلے عشرہ میں اعمال عاشورہ کیا کرتے تھے۔

(۵) "موت کی پرواز"

اپنے وقت کے متقی و پرہیز گار عالم دین مرحوم آیت اللہ نجفی قوچانی طاب ثراہ جو ملاّ آخوند خراسانی کے مشہور شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں، وہ اپنی اصفہان کی چار سالہ طالب علمی کی شرگزشت بیان کرتے ہوئے ایک خواب تحریر فرماتے ہیں، اصفہان میں ایک شب یہ خواب دیکھا کہ موت بصورت گوسالہ ہوا میں پرواز کر رہی ہے اور تین چار بچے اس کے ہمراہ ہیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ تمام بچے میرے گھر کے اوپر سے گذر رہے ہیں آخر کار ایک بچہ میرے گھر کی دیوار پر جا بیٹھا۔ خواب کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے اپنے پدر بزرگوار کے پاس خط بھیجا اور سارا واقعہ نقل کر دیا اور یہ بھی لکھا کہ جلد از جلد اپنے حال سے مطلع کریں تا کہ آپ

1 تذکرہ الذاکرین مفصل نسخہ خطی، ۸/۳۷۳۴۳ کتابخانہ مجلسی

کی طرف سے مطمئن ہو جاؤں۔ ابھی خط، راستہ ہی میں تھا کہ والد علاّم کا ایک نامہ آپہونچا جس میں لکھا تھا بیٹا تمہاری ماں نے دنیا کو خیر باد کہا اور اس عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئیں اور بیٹا عتبات عالیہ کی زیارت کیلئے بارہ تومان قرض لیا تھا جو اب سود کے اضافہ کے ساتھ اسّی تومان ہو گیا۔

آقائے نجفی قوچانی لکھتے ہیں کہ اگر والد صاحب زندگی کے تمام وسائل اور اساس قرض کی ادائیگی کی خاطر فروخت کر ڈالتے تو بھی قرض کی ادائیگی ممکن نہ تھی اسی وقت میں عہد کیا کہ باپ کو اس مشکل سے نجات دلانے کیلئے چالیس دن زیارت عاشورہ کا عمل اصفہان کی مسجد شاہ کے بالائی حصہ پر جاکر کرونگا۔ زوال سے دو گھنٹے قبل عمل شروع کرتا اور قریب زوال ختم کر دیتا۔ چالیس روز تک یہ سلسلہ جاری رہا قرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دو حاجتیں اور پیش نظر تھیں کہ خدا مجھے درجۂ اجتہاد نصیب فرمائے۔ اور آخرت میں شفاعت ورحمت سے محروم نہ رکھے۔

ابھی ایک ماہ نہ گذرا تھا کہ والد صاحب کا دوسرا خط آپہونچا جس میں لکھا بیٹا میرا قرض حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عنایت سے ادا ہو گیا۔

میں نے جواب میں لکھا باباجان آپ کا قرض سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے ادا کیا ہے۔ اگرچہ سب کے سب ایک نور سے پیدا ہیں۔

کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک بہت ہی اہم حاجت پیش آئی چونکہ اس واقعہ کے بعد دل اور قوی ہو گیا تھا کہ جہاں قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں کوئی ظاہری اسباب نظر نہیں آرہے تھے۔ اس کے باوجود یہ زیارت زود اثر ثابت ہوئی۔ دوبارہ عہد کیا اور ماہ محرم الحرام میں عمل شروع کر دیا اسی اہتمام اور کمالِ احتیاط کے ساتھ جیسا پہلے انجام دیا تھا۔ چالیس روز ختم ہوئے خواب میں دیکھتا ہوں کہ جس مطلب کیلئے جناب امام حسین علیہ السلام سے توسل کیا تھا وہ مطلب پورا ہو گیا ہے صبح جب بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی کی انتہا نہ تھی۔

(۶) ”ایک اور تمنّا“

آقای نجفی قوچانی فرماتے ہیں ”جس وقت میں نے نجف اشرف میں قدم رکھا تو چونکہ اس کے پہلے اصفہان میں زیارت عاشورہ کا دو عمل کر چکا تھا اور نتیجہ بھی حاصل کر چکا تھا جس کی وجہ سے اس زیارت پر کچھ زیادہ ہی اعتماد ہو گیا تھا لہٰذا پہلے جمعہ ہی سے زیارت عاشورہ پڑھنے میں

مشغول ہو گیا صرف اس مقصد کے تحت کہ حضرت حجت علیہ السلام اروا حنالہ الفداء جلد ظہور فرمائیں اور انکی حکومتِ عدل میں ریاست و شہادت نصیب ہو چونکہ دونوں میرے لئے شرف ہیں اور ان معیوب کاموں سے بچتا رہوں جس کے لوگ دلدادہ و فریفتہ ہیں شکرِ خدا کی محبت امام علیہ السلام کا دم بھرتا ہوں۔ سال کے چالیس جمعہ خواہ سفر میں رہا یا وطن میں پابندی سے اعمال عاشورہ بجالاتا رہا۔ خداوند کریم میرے قلب سے آگاہ ہے کہ میں شیفتۂ امام علیہ السلام ہوں اسی سے آنحضرت کی زیارت کی دعا اور خدمت کی التجاء ہے۔

(۷) "ملک الموت سے گفتگو"

جلیل القدر عظیم المرتبت علام دین مرحوم شیخ محمد جواد بن شیخ مشکور نجف اشرف کے بزرگ ترین مراجع و علماء میں شمار ہوتے ہیں آپ کو حرم حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے صحن مطہر میں جماعت پڑھانے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ نے نوّے برس کی بابرکت عمر پاکر ۱۳۳۷ ھ قمری میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور جوارِ امیر المؤمنین علیہ السلام میں جگہ ملی آپ نے ۲۶ / صفر المظفر ۱۳۳۶ ھ قمری کی شب میں جناب عزرائیل ملک الموت کو خواب میں دیکھا سلام کرتے ہوئے سوال کیا کہ کہاں سے

تشریف لارہے ہیں؟ ملک الموت نے جواب دیا۔ شیراز سے میرزا ابراہیم محلاتی کی روح قبض کرکے آرہا ہوں۔ پھر شیخ پوچھتے ہیں کہ برزخ میں انکی روح کس حالت میں ہے؟

ملک الموت: برزخ کے بہترین باغوں میں ہے اور خدا نے فرشتوں کو مامور کیا ہے کہ ان کے حکم کی تعمیل کریں۔

شیخ: یہ مقام اور یہ رفعت آیا عملی بلندی کی وجہ سے حاصل ہوئی یا شاگردوں کی تربیت کے عوض میں؟

ملک الموت: نہیں۔

شیخ: پھر کون سا عمل تھا جس سے انھیں یہ معراج عطا ہوئی؟

ملک الموت: یہ مقام و منزلت زیارت عاشورہ کے پڑھنے کا صلہ ہے۔

شیخ مشکور دوسرے دن آیت اللہ میرزا محمد تقی شیرازی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا خواب بیان کیا۔

مرحوم میرزا شیرازی خواب سُن کر بے ساختہ رونے لگے لوگوں نے گریہ کا سبب پوچھا جواب دیا کہ میرزا محلاتی دنیا سے رخصت ہوگئے افسوس کہ ستونِ فقہ و فقاہت اب دنیا میں نہ رہا۔ لوگوں نے تاویل کی کہ

شیخ نے خواب دیکھا ہے تو ضروری نہیں کہ سچ ہی ہو۔!!میرزا نے کہا ہاں یہ خواب ضرور ہے مگر شیخ مشکور کا خواب ہے کسی اور کا نہیں۔

دوسرے ہی دن شیراز سے نجف اشرف ٹیلیگرام پہونچا کہ میرزا ابراہیم محلاتی کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور اس طرح شیخ مشکور کے خواب کی تصدیق ہو گئی۔

علماء ناقل ہیں کہ ابراہیم محلاتی مرحوم نے اپنی عمر کے آخری تیس برسوں میں بلاناغہ زیارت عاشورا پڑھی، جب کسی مجبوری یا بیماری کے سبب خود نہ پڑھ پاتے تو کسی کو اپنا نائب بنا دیا کرتے تھے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین آقاء ملک حسینی شیرازی نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ ان سے شیراز کے بزرگ عالم دین مرحوم شیخ ابوالحسن حدائق نے نقل کیا کہ جب میرزا ابراہیم محلاتی مریض ہوتے اور زیارت عاشورا پڑھنے کی طاقت نہ رہتی تو وہ مجھے حکم دیتے کہ میں انکی طرف سے پڑھوں۔

اس واقعہ کو چند علمائے نجف نے مرحوم آیت اللہ العظمٰی سید عبدالہادی شیرازی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے کہ جب شیخ مشکور میرزا محمد تقی سے اپنا خواب بیان کر رہے تھے تو اس وقت میں بھی موجود

تھا اس کے علاوہ مرحوم محلاتی کے فرزند جلیل القدر جناب صدرالدین محلاتی نے خود شیخ مشکور سے اس خواب کو سنا تھا۔[1]

(۸) "لق ودق صحراء"

مشہور محدّث جناب میرزا حسین نوری (طاب ثراہ) اپنی کتاب نجم الثاقب (یہ واقعہ نجم الثاقب میں درج ہے جو تقریباً اس واقعہ کے ۱۷ سال بعد لکھی گئی) میں لکھتے ہیں رشت کے ایک مؤمن و مخلص تاجر سید رشتی نجف اشرف کی زیارت مشرف ہوئے تو آپ کی ملاقات کیلئے اس وقت کے جیّد عالم دین جناب شیخ علی رشتی طاب ثراہ میرے گھر تشریف لائے اور ان تاجر مؤمن کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ سیّد کے ساتھ ایک دلچسپ داستان چھڑی ہوئی ہے۔ لیکن وقت نہ تھا کہ اس کے بارے میں دریافت کرتا یہ سوچ کر چھوڑ دیا کہ کبھی پوچھ لونگا۔

چند سال کے بعد اتفاقاً نجف اشرف سے کاظمین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں میری ملاقات ان ہی سیّد تاجر سے ہوئی جو سامراء

1 داستانہائے شگفت دست غیب صفحہ ۳۷۳

سے واپس جا رہے تھے۔ مجھے راستہ نہیں معلوم تھا۔ اس نے فارسی میں کہا: نماز شب پڑھو راستہ مل جائیگا۔ میں مشغول ہو گیا تہجد سے فارغ ہوا تھا کہ وہ شخص پھر آیا اور کہا تم گئے نہیں !! میں نے کہا خدا کی قسم راستہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا زیارت جامعہ پڑھو، میں گرچہ متعدد بار عتبات عالیہ کی زیارت سے مشرف ہو چکا تھا مگر ابھی تک مجھے زبانی زیارت حفظ نہ تھی۔ مگر نہ جانے کیونکر پوری زیارت بڑے اہتمام سے زبانی پڑھی، پھر دوبارہ وہ شخص آیا اور کہا "تم ابھی تک یہیں ہو!" میرے آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ جواب دیا مجھے راستہ نہیں معلوم فرمایا زیارت عاشورا پڑھو۔ زیارت عاشورہ کی بھی یہی صورت حال تھی کہ اس کے پہلے نہ زیارت حفظ تھی نہ ہی دعا مگر پورے لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت تمام کی۔ پھر دیکھتا ہوں کہ وہ شخص آیا اور اپنے سوال کو دہرایا میں نے بھی وہی جواب دیا اور کہا صبح ہونے تک میں یہیں ہوں کہنے لگے میں تم کو قافلہ والوں تک پہونچائے دیتا ہوں وہ شخص گیا اور ایک سواری اپنے بیلچہ کو دوش پر رکھے ہوئے میرے قریب آیا اور کہا کہ میرے ساتھ سوار ہو جاؤ اور میں سوار ہوا اور اپنے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لے کر چاہتا ہوں کہ

آگے بڑھوں مگر گھوڑے نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی اس نے کہا ''لگام مجھے دو۔'' میں نے لگام اس کے ہاتھ میں دے دی اس نے بیلچہ کو اپنے بائیں دوش پر رکھا اور لگام داہنے ہاتھ میں لیا کیا دیکھتا ہوں کہ گھوڑا بڑے اطمینان و سکون سے راستہ طے کر رہا ہے۔

کچھ دور چلنے کے بعد ہاتھ میرے زانو پر رکھا اور کہا: ''تم نافلہ کیوں نہیں پڑھتے'' پھر تین مرتبہ تاکید کی، نافلہ، پڑھو، نافلہ، نافلہ۔

تم زیارت عاشورہ کیوں نہیں پڑھتے ''زیارت عاشورہ پڑھ'' عاشورہ، عاشورہ، پڑھو۔ میں نے اس وقت واقعہ معلوم کرنا چاہا تو انہوں نے بغیر کسی کمی و زیادتی کے سارا واقعہ مجھ سے یوں نقل کیا۔

۱۲۸۰ھ کا واقعہ ہے جب میں حج بیت اللہ کیلئے رشت سے چلا اور مشہور تبریزی تاجر حاجی سفر علی کے گھر پر قیام کیا۔ چونکہ کوئی قافلہ نہ تھا جس کے ہمراہ جاتا منتظر تھا کہ کوئی مل جائے پریشان تھا کہ اچانک حاجی جبار اصفہانی کا قافلہ آگیا جو شہر طربوزن کی طرف عازمِ سفر تھا قافلہ کے ہمراہ ہو کر چند قدم چلے تھے کہ پہلی منزل آگئی جو شہر طربوزن کیلئے روانہ ہوئے حاجی جبار نے کہا کہ ارزنتہ الروم اور طربوزن کے درمیان کا علاقہ

خطرناک ہے لہٰذا قافلے کے ساتھ ہی ساتھ رہنا۔ دو ڈھائی گھنٹے صبح ہونے میں رہ گئے تھے کہ وہاں سے چل پڑے ابھی وہاں سے آدھا یا چوتھائی فرسخ چلے تھے کہ مطلع ابر آلود ہوا اور اندھیرا چھا گیا۔ برف باری شروع ہو گئی تمام ساتھی اپنے کو چھپائے ہوئے چل رہے تھے اور تیز رفتاری سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کس طرح قافلہ کے ہمراہ ہو جاؤں لیکن کامیاب نہ ہو سکا بالآخر قافلہ سے بچھڑ گیا میں یک و تنہا تھا اور لق و دق صحراء گھوڑے سے اتر کر راہ کے کنارے بیٹھ گیا پریشان و مضطرب اس لئے تھا کہ میرے پاس زاد راہ کے چھ سو تومان تھے خوف تھا کہ کہیں لوٹ نہ لیا جاؤں لہٰذا یہ طے کیا کہ صبح تک یہیں ٹھہروں پھر دوبارہ اسی منزل پر پلٹ جاؤں جہاں سے چلا تھا اور وہیں سے کچھ محافظوں کو لے کر سفر آگے بڑھاؤں اور قافلہ سے جاملوں۔ اسی فکر میں تھا کہ اچانک میری نگاہ سامنے ایک باغ پر پڑی جس میں ایک باغبان ہاتھ میں بیلچہ لئے درختوں سے برف گرا رہا تھا مجھے دیکھ کر وہ قریب آیا اور کچھ فاصلہ پر رک کر سوال کیا تم کون ہو؟ میں نے کہا میرے ساتھی جا چکے ہیں میں یک و تنہا ہوں تم زیارت جامعہ کیوں نہیں پڑھتے ”زیارت جامعہ پڑھو“

جامعہ، جامعہ، اور وہ شخص دائرہ میں راہ چل رہا تھا ایک دفعہ پلٹ کر مجھ سے کہا۔ وہ ہیں تمہارے ساتھی نہر کے کنارے نماز صبح کیلئے وضو کر رہے ہیں میں اس کی سواری سے نیچے اترا، اپنے گھوڑے پر سوار ہونا چاہتا ہوں لیکن سوار نہ ہو سکا خود قریب آکر مجھے گھوڑے پر سوار کیا اور اس کا رخ قافلہ کی طرف موڑ دیا۔ اب جو میں متوجہ ہوا کہ آخر یہ شخص کون تھا جس نے فارسی میں مجھ سے گفتگو کی جب کہ اس علاقہ میں سبھی ترک زبان ہیں اور مسیحی مذہب کے۔ اس قدر جلد مجھے قافلہ والوں تک پہونچا دیا(پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا اور نہ ہی کوئی آثار نظر آئے بس میں اپنے ساتھیوں سے جاملا)[1]۔

(۹) "حضرت حجت کی نیابت میں زیارت عاشورہ"

صاحب کتاب عبقری الحسان مرحوم شیخ علی اکبر نہاوندی تحریر فرماتے ہیں سید احمد نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی جس میں لکھا تھا کہ میں روز جمعہ مسجد سہلہ کے ایک حجرہ میں بیٹھا تھا کہ اچانک ایک سید عمامہ

---

1 نجم الثاقب باب ۷/ حکایت ۳۴۴/ مفاتیح الجنان

لگائے سرخ عبا ڈالے کمرے میں داخل ہوئے چاروں طرف ایک نظر دوڑائی پھر فرمایا (چونکہ) تم ہر صبح امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت میں زیارت عاشورا پڑھتے ہو۔ لہٰذا اپنے ہر ماہ کا خرچ مجھ سے لے لیا کرو تاکہ دنیا میں کسی کے محتاج نہ رہو۔ پھر کچھ پیسے مجھے دیئے اور کہا: "یہ تمہارے ایک ماہ کے خرچ کیلئے کفایت کرے گا" اور چلے گئے۔ میری حالت ایسی تھی کہ گویا زمین گیر ہو گیا ہوں مجھے احساس ہو رہا تھا گویا کسی نے میری زبان میں تالا لگا دیا ہے چاہتا ہوں کہ کچھ باتیں کروں مگر ساری کوشش ناکام جب تک وہ موجود رہے میری یہی کیفیت رہی ان کے چلے جانے کے بعد اٹھا۔ اِدھر اُدھر دیکھا لیکن وہ کہیں نہ ملے۔ 1

(۱۰) "آخرت کا سنگین ترین سرمایا"

صاحب رسائل شیخ مرتضی انصاری رحمۃ اللہ علیہ (زندگانی، شخصیت شیخ انصاری چاپ قدیم ۳۳۰ جدید صفحہ ۳۲۷) کے داماد شیخ معظم محمد حسن انصاری کے کئی لڑکے تھے ان میں سے ایک کا نام شیخ مرتضی تھا جن کو آقا شیخ بزرگ کے لقب سے پکارتے تھے اور نجف اشرف کے فاضل علماء میں

---

1 عبقری الحسان جلد ۱ ر صفحہ ۱۱۳ ابساط دوم

شمار ہوتا تھا، آپ کی ولادت اسی جگہ ۱۲۸۹ھ میں ہوئی اور ۱۳۲۲ھ میں ۳۳/سال کی عمر پر برکت میں ایک سانپ کے کاٹ لینے سے وفات پائی۔

مرحوم کا یہ معمول تھا کہ ہر روز صبح اور عصر کے وقت زیارت عاشورا پڑھتے تھے جب آپ کی وفات ہوئی تو کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو سوال کیا: ''یہاں کون سا عمل سب سے زیادہ کام آیا؟'' جواب میں تین بار فرمایا ''زیارت عاشورہ''۔''

(۱۱) ''زن حداد کی منزلت''

ثقۃ الاسلام حاج ملا حسن یزدی جو نجف اشرف کے عظیم ترین علماء وفقہا میں شمار ہوتے ہیں آپ نے محمد یزدی کے حوالے سے نقل کیا جو خود بھی اپنے وقت کے عابد وزاہد سمجھے جاتے تھے کہ ان کا یہ معمول تھا کہ ہمیشہ راتوں کو قبرستان میں جاتے جہاں چند بزرگ علماء و صلحاء کی قبریں تھیں اور وہیں عبادت الٰہی اور دعاء توسل میں مصروف رہتے۔

ان کا ایک ہمسایہ تھا جو بچپن کا ساتھی تھا جوانی میں بھی دونوں مدرسہ سے گھر تک ساتھ رہے ہمیشہ اٹھنا بیٹھنا ساتھ ساتھ کاروبار کے مسائل میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے اچانک اس ہمسایہ کا

انتقال ہو گیا دوست نے محلہ کے اسی قبرستان میں دفن کر دیا جہاں بہت سے خدا رسیدہ و خدا والے دفن تھے ابھی انتقال کو ایک ماہ گذرا تھا کہ وہ اپنے ساتھی کے خواب میں آیا جب اس نے اپنے ہمسایہ کو خوش حال دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے کہ تم اس قدر خوشحال نظر آرہے ہو جب کہ مجھے بخوبی علم ہے کہ تمہارے اعمال کی جزاء سوائے عذاب کے کچھ نہیں ہو سکتی مجھے بتاؤ کہ یہ مرتبہ کس عمل کا صلہ ہے؟

اس نے جواب دیا: ''دوست تم نے سچ کہا اور حقیقت یہی ہے کہ میں کل تک سخت عذاب و مصیبت میں گرفتار تھا (مگر واقعہ یہ ہے) استاد اشرف حداد کی بیوی کا انتقال ہوا۔ اس کے اقرباء نے اسے یہاں دفن کیا (ہاتھ سے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جو تقریباً سو ۱۰۰ ہاتھ کے فاصلہ پر تھی) اس زن مؤمنہ کے دفن کئے جانے کے بعد تین بار سید الشہداء امام حسین علیہ السلام زیارت کیلئے آئے اور عذاب اٹھالیا گیا اور میں بھی اس کی برکت سے آزاد ہو گیا جس کی وجہ سے اس قدر خوشحال ہوں۔ محمد علی یزدی فرماتے ہیں: ''خواب سے بیدار ہوا اور فوراً بازار حداد کی طرف چل پڑا۔ میں نہ حداد کو جانتا تھا نہ ہی ان کے محلہ سے آشنائی تھی۔ تلاش بسیار

کے بعد استاد اشرف تک پہونچا اور پوچھا: آیا آپ کے یہاں حال میں کسی عورت نے انتقال کیا ہے؟ ہاں کل فلاں جگہ اس کو دفن کر کے آئے ہیں میں نے کہا: ''آیا وہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہو چکی تھیں؟''

استاد: نہیں۔ ''آیا امام حسین علیہ السلام کے مصائب کا تذکرہ کرتی تھیں؟ یا انہوں نے کبھی کوئی مجلس منعقد کی تھی؟'' استاد: نہیں۔

تب استاد اشرف نے خود مجھ سے سوال کیا: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

میں نے سارا خواب بیان کر دیا تب انھوں نے کہا ہاں ایک بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ مرحومہ اپنی عمر کے آخری دنوں میں زیارت عاشورہ پابندی سے پڑھی تھیں اسکے عوض میں یہ مقام ملا ہے۔ [1]

اس مقبرہ کی فضیلت کی وجہ سے مرحوم آخوند کرباسی جیسے عارف و عالم نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر بھی اسی مؤمنہ کے قریب میں بنائی جائے لہٰذا حسب وصیت اسی مؤمنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

---

1 شفاء الصدور جلد ۱ صفحہ ۱۲۶-۱۲۷

(۱۲) اِنَّا غیر مہملینَ لمرا عاتِکُمْ

(گھبراؤ نہیں میں تمہیں بھولا نہیں ہوں)

ایک عالم دین اپنی ڈائری میں تحریر کرتے ہیں۔ ایک رات بطور الہام گویا کسی نے حکم دیا کہ ۴۵؍ ہزار تومان اصفہان کے ایک معزز شہری کے گھر کی دوکان پر پہونچادوں (احتراماً نام نہیں لکھ رہا ہوں) جب بیدار ہوا تو حیرت زدہ تھا آخر کیا کروں اس پر عمل کروں یا نہ کروں۔ اور مجھے یہ بھی علم نہ تھا کہ خود میرے پاس کتنی رقم ہے مگر جب شمار کرتا ہوں تو اور متحیر ہو جاتا ہوں کہ کل رقم ۴۵؍ ہزار تومان تھی۔

اسی وقت آمادہ ہوا اور بتائے ہوئے پتے پر اس دوکان تک پہونچا جب میں وہاں پہونچا تو دوکان والے میرے جاننے والے نکلے اور شہر کے شریف ترین لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ چونکہ دوکان پر کوئی دو آدمی اور تشریف فرمان تھے لہٰذا میں نے دوکان کے مالک سے آہستہ سے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ ضروری کام ہے اور انہیں ہمراہ لیکر مسجد نبی ﷺ جو مقام جیؒ کے پاس تھی پہونچا ابھی مسجد زیر تعمیر تھی اور کچھ مزدور مصروف کار تھے انہیں قبلہ کی طرف والے اویان میں لے کر گیا اور کہا کہ آپ کی

کیا مشکلات ہیں مجھے بتاؤ تاکہ اس پریشانی کو دور کروں، میں نے بہت اصرار کیا مگر جب بتانے سے انکار کیا تو ۴۵/ ہزار تومان کی رقم ان کی خدمت میں پیش کر دیا لیکن تعداد نہیں بتایا۔

جب رقم دیکھی تو بے اختیار زار و قطار رونے لگے اور کہا میں ۴۵ ہزار تومان کا مقروض ہوں نذر کی تھی کہ چالیس روز زیارتِ عاشورہ پڑھوں گا اور آج چالیسواں دن پورا ہو گیا ہے۔

(۱۳) "امداد غیبی"

بزرگ عالم دین سید صادق روحانی فرماتے ہیں: ایک محترم بزرگ کبھی کبھی میرے پاس آتے ہیں۔ اور گفتگو کے درمیان کچھ پیشین گوئیاں کر کے چلے جاتے ہیں۔ حسنِ اتفاق سے کہ جو فرماتے وہ مستقبل میں ہو بہو ہو جاتا ہے، مجھ سے رہا نہ گیا میں نے ایک دن دریافت کیا کہ آخر یہ تمام مطالب آپ کو کہاں سے حاصل ہوتے ہیں؟ جواب دیا: "گاہ بگاہ ایک بزرگ آتے ہیں اور اطلاع دیکر چلے جاتے ہیں ایک دن خود وہ بزرگ کہنے لگے آپ کو معلوم ہے میں غیب کی باتوں سے کیوں باخبر کرتا ہوں۔ میں رات کی تاریکی میں اٹھتا ہوں اور رو بقبلہ کڑھے ہو کر سو ۱۰۰ لعن و سلام

کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں۔"

(۱۴) "پردہ"

شہر نائین میں میری ملاقات ایک مرد پارسا مومن سے ہوئی جو اہل معرفت ہیں جب کبھی ان سے ملتا تو انکی ملاقات سے خدا اولیاء سے توسل وارتباط اور بڑھ جاتا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا آپ اہل علم حضرات زیارتِ عاشورا کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوئے اسکی اہمیت کو کیوں نظر انداز کرتے ہیں۔

کہنے لگے میں ہر صبح زیارت عاشورہ پابندی سے پڑھتا ہوں ایک مرتبہ مشہد مقدس جارہا تھا۔ راستہ میں نماز کیلئے بس رکی میں بھی نیچے اترا مگر متوجہ ہوا کہ میرے پاس مفاتیح الجنان نہیں ہے۔ بہت ملال ہوا کہ آج زیارت عاشورا چھوٹ جائے گی۔ میری نظر سامنے ایک پردہ پر پڑی کیا دیکھتا ہوں کہ زیارت عاشورہ اس پر لکھی ہوئی ہے۔ میں بہت خوش ہوا بڑے اطمینان سے زیارت عاشورا پڑھی۔ اس واقعہ کو بیان کرتے وقت وہ بے اختیار رونے لگے اور کہا آپ کو کیا کیا بتاؤں۔

(۱۵) "بے وفا"

حضرت زینب و حضرت رقیہ علیہاالسلام کی زیارت کیلئے ایک مؤمنہ علویہ شام پہونچیں ان کا بیان ہے جب سرِ مبارک امام حسین علیہ السلام کے مقام پر گئی تو بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور میری عجیب کیفیت ہو گئی رو کر زیارت پڑھی۔ ایک دن زیارت پڑھ ہی رہی تھی کہ محسوس کیا کہ سامنے سے نقاب ہٹ گئی جیسے خواب میں کوئی چیز دیکھی جاتی ہے میں دیکھ رہی تھی۔ میں دیکھ رہی تھی کچھ عورتیں ہیں اور انہیں میں میری والدہ بھی ہیں جو میرا شکریہ ادا کر رہی ہیں کہ میں نے انکی طرف سے بھی زیارت پڑھ دی۔ اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بلند قامت معظمہ انکے درمیان آئیں اور تمام عورتوں نے اپنی اپنی حاجتیں ان سے بیان کرنا شروع کر دیا میں نے بھی اپنی حاجت ان معظمہ سے عرض کی اور ان سے کہا کہ میں نے ایک مجلس منعقد کی ہے اس میں زیارت عاشورا پڑھتی ہوں آپ شرکت کیوں نہیں فرماتیں؟ جواب دیا: میں آپ کی مجلس میں برابر آتی ہوں اسکی دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ تمہارا خالہ زاد بھائی اپنی زوجہ کے ساتھ مجلس میں ایک ڈبہ تبرک لے کر شریک ہوا اور یہ منت مانی کہ اگر

گھر کی پریشانی حل ہوگئی تو تمہاری مجلس میں شرکت کرے گا زیارت پڑھنے پر اسکی مشکل حل ہوگئی۔ گھر تعمیر ہوگیا اپنے عہد کو پورا نہیں کیا۔ اور پھر مجلس میں شرکت بھی نہ کی۔ میں ان صاحب کو پہچانتا ہوں جب میں نے واقعہ بیان کیا تو ان کا چہرہ فق ہوگیا اور زاروقطار ورنے لگے۔ بیوی کو آواز دی اور کہا: سنو یہ کہاسے خبر دے رہے ہیں اور کہنے لگے میں کیا کروں کچھ ایسا گھر گیا کہ موقع نہ ملا کہ اپنی نذر پوری کرتا۔

(۱۶) "گھر میں اُجالا"

اس خیال سے کہ زیارت عاشورا کی شرح کا ایک نسخہ یزد میں مرحوم وزیری کے کتب خانہ میں مل جائے گا۔ لہٰذا شیخ علی اکبر سعیدی جو مشہور مسجد شاہ طہماسب کے پیش نماز ہیں ان سے ملاقات کی اور جب اپنا مدعا ان کے سامنے رکھا تو ایک واقعہ نقل کیا۔ ایک زردشتی عورت مسلمان ہوئی اور پھر مرحوم ابوالقاسم بلّور (سیشہ فروش) سے شادی کی تقریباً تین سال کا عرصہ گذر گیا لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی لہٰذا دونوں نے یہ طے کیا کہ حاجت پوری ہونے کیلئے چالیس دن زیارت عاشورہ کا عمل کیا جائے اور امام حسین علیہ السلام سے اپنی مشکلات کو بیان کریں عمل شروع کردیا

چالیس روز تک سو ۱۰۰ العن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ عمل ہو تا رہا کہ خدا نے امام حسین علیہ السلام کے تصدّق سے دعاء مستجاب فرمائی اور اس عورت کو ایک لڑکا عطا کیا۔ اور آج بھی وہ لڑکا یزد میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکون کی زندگی گذار رہا ہے۔

(۱۷) "واعظ کی نصیحت"

جناب آقائے محصل یزدی لکھتے ہیں ۱۳۸۵ھ ہجری تھی محرم الحرام کے ایّام میں ایران شہر کی مسجد آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مجالس عزا کا سلسلہ تھا ایک شب مجھے بھی مجلس پڑھنی تھی۔ اس میں کہا کہ جو شخص چالیس روز زیارت عاشورہ پورے آداب اور احترام کے ساتھ پڑھے گا اسکی ہر قسم کی پریشانی زیارت کی برکات سے دور ہو جائے گی۔ بات گذر گئی ایک دن مشہد مقدس میں روڈ سے گذر رہا تھا کہ جناب محمد حسین فدائی بہر جندی سے جو ایران شہر میں معلم کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے تھے ملاقات ہوئی آپ خوش عقیدہ اور سچے اہل بیت علیہم السلام کے فدائی ہیں ان کی یہ خواہش تھی کہ وہاں سے مشہد مقدس منتقل ہو جائیں مگر منتقلی کچھ غیر ممکن سی تھی مزاج پرسی کے بعد کہنے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں اب

مشہد منتقل ہو چکا ہوں میں نے کہا وہ کیسے ؟ تو کہا آپ ہی نے تو مجلس عزا میں ایک دن بیان کیا تھا کہ جو شخص عمل عاشورا کرے گا اس کی مشکل حل ہو جائے گی میں نے یہ عمل شروع کیا اور ایام تعطیل میں زیارت کی غرض سے مشہد آیا ہوا تھا کہ ایک دن راہ میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی میری ان سے پہلے سے کوئی شناسائی نہ تھی بڑے خوش اخلاقی سے پیش آئے اور کہنے لگے حاجت ہو فرمائیں میں نے کہا۔ شکریہ۔ ان کے بیحد اصرار کرنے پر میں نے اپنی حاجت پیش کی تو فوراً مجھے لئے ہوئے صوبۂ خراسان کے گورنر کے پاس گئے میں حیران و پریشان ایسا لگ رہا تھا کہ یہ شخص اسی کام کے لئے معین کیا گیا ہے آخر کار دفتر سے تمام کام کرانے کے بعد کہا۔ اب آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ یہاں تشریف لا سکتے ہیں اس طرح عمل عاشورہ کی برکت و عنایت سے میں مشہد مقدس منتقل ہو گیا۔

(۱۸) ”آگ کی بارش“

عراق و ایران جنگ کے درمیان قم مقدسہ پر بیماری کے کچھ دن پہلے اصفہان سے ایک بزرگ عالم دین نے قم کے ایک مشہور عالم دین کے پاس ٹیلیفون کیا اور بتایا کہ کل کی شب میں نے آپ کے خسر کو خواب میں

دیکھا فرمارہے تھے کہ آپ سے کہدوں کی زیارت عاشورہ ترک نہ کریں۔
ابھی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ دشمن نے قم پر بمباری شروع کردی اس سے پتہ چلتاہے کہ بعض روحیں ایسی ہیں جو آئندہ کی خبر رکھتی ہیں اور اس بلا سے نجات کی تدبیر بتاتی ہیں۔

(۱۹) "زیارت پڑھنا کیوں ترک کردیا؟"

صفر ۱۴۰۹ھ میں شیراز گیا جناب آقای مسیح کے دولت کدہ پر قیام رہا گفتگو کے دوران کہنے لگے میں تیس سال سے برابر زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں میری ایک بیٹی ہے جس کا شوہر سید بھی ہے اس وقت وہ لوگ دزفول میں رہتے ہیں داماد نے میرے پاس خط لکھا کہ میں ان کے لئے شیراز میں ایک مکان کا انتظام کردوں میں نے ہر چند کوشش کی لیکن کارگر نہ ہو سکی۔
اسی کوشش میں چند دن گذر گئے امام رضاعلیہ السلام کی ولادت کی تاریخ آئی ایک جگہ محفل و دعائے توسل کا پروگرام تھا میں نے بھی شرکت کی اور امام علیہ السلام سے دعاء کی اور ان سے اپنی حاجت طلب کی۔
دو چار دن گذرے تھے کہ میری بہن آئیں اور کہنے لگیں کہ ایک محترم کو میں نے دیکھا کہ ایک زمین کا حصہ لگا رہے تھے اور اس میں سے آپ کیلئے

بھی ایک حصہ رکھا ہے اور بہت کم قیمت پر میرے حوالے کر دیا۔ بس میں
نے فوراً اپنے نقشے کے مطابق مکان بنانا شروع کر دیا چونکہ مصروفیات میں
اضافہ ہو گیا تھا اس لئے کچھ دن توفیق نہ ہوئی کہ زیارت عاشورا پڑھ سکتا
ایک دن صبح میری بیٹی نے دز فول سے ٹیلیفون کیا اور کہا: ''بابا جان آپ
نے ادھر زیارت عاشورہ نہیں پڑھی ہے؟'' میں نے کہا: ''تم کو کیسے خبر؟''
کہا: ''میں نے امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ایک عجیب شان و جلالت
تھی جس کی توصیف میں نہیں کر سکتی ساتھ ہی ساتھ چند لوگوں کو ہمراہ
دیکھا جو بڑی شان و شوکت رکھتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟
آواز آئی یہ وہ لوگ ہیں جو امام حسین علیہ السلام سے محبت اور عقیدت رکھتے ہیں
ان لوگوں میں آپ کی تلاش کرنے لگی جب آپ نظر نہ آئے تو پوچھا آخر
کیا وجہ ہے کہ میرے والد نہیں ہیں جب کہ وہ بھی امام علیہ السلام سے عشق و
محبت رکھتے ہیں اور کہا وہ یہاں نہیں آئے ہیں پھر آئیں گے۔

(۲۰) حیران راہی

ایک مشہور واعظ کا واقعہ ہے کہ باہر جانے کیلئے پاسپورٹ بنوانے
کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر

سوائے مایوسی کے کچھ ہاتھ نہ آیا یہاں تک کہ ان کے دوستوں کو بھی پاسپورٹ دلانے میں کامیابی نہ ہوئی۔ واعظ کا بیان ہے کہ اسی اضطراب کے عالم میں ایک دن خواب دیکھتا ہوں کہ مرحوم آیت اللہ العظمیٰ بروجردیؒ تشریف لائے ہیں اور کہہ رہے ہیں میں حاجی سید حسین کے ساتھ کیا کروں کہ وہ اس قدر بضد ہیں؟

خواب سے بیدار ہوا تو حیرت زدہ تھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے! اسی روز دروازہ پر ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ آپ سفر کیلئے آمادہ ہو جائیں پاسپورٹ تیار ہو گیا ہے۔ تعجب سے پوچھا آخر آپ کون ہیں؟ اور مشکل کیسے آسان ہوئی؟ کہا: ''میں حاجی سید حسین ہوں ایک مدت سے آپ کی خاطر پریشان تھا ہر چند کوشش کیں لیکن کامیاب نہ ہوا۔ بالآخر میں نے زیارتِ عاشورہ کے ذریعہ امام حسین علیہ السلام سے توسل کیا اور چالیس شب عمل کرتا رہا آج اسی کی برکت ہے کہ مشکل تمام ہو گئی۔''

(۲۱) وہ آئے تھے

حاجی حبیب جو نہایت عابد و زاہد شخص ہیں مجھے یاد ہے کہ شہر نائین میں ایک بار ملاقات کی تھی انکو دعائے توسل سے بیحد انسیت ہے

انہیں نے کہا کہ چالیس سال سے برابر زیارت عاشورہ پڑھتا ہوں اور اس کے برکات واثرات کامشاہدہ بھی کر چکا ہوں ایک دن کی بات ہے کہ ایک مشکل در پیش ہوئی خوب دعا و توسل پڑھی مگر مشکل حل نہ ہوئی۔ آخر عہد کیا کہ چالیس دن زیارت عاشورہ اس امر کیلئے پڑھوں گا۔ میں نے اس کیلئے صحراء کا انتخاب مناسب سمجھا روز وہاں جاتا اور زیارت میں مشغول رہتا انتیسواں دن تھا کہ ایک نورانی شکل بزرگ عجیب عالم میں میرے سامنے ظاہر ہوئے اور کہا: اس قدر مایوس و نا امید کیوں ہو تمہاری مشکل حل ہو گئی میں فوراً گھر واپس آیا آتے ہی یہ اطلاع ملی کہ کچھ لوگ مجھ سے ملاقات کیلئے گھر پر آئے تھے اور یہ تاکید کر گئے ہیں کہ فلاں جگہ ضرور ان سے مل لیں۔ جب وہاں پہونچا تو کہنے لگے تمہاری خواہش کے مطابق تمہارا کام کرنے کیلئے آمادہ ہوں۔

(۲۲) بہن کیلئے مژدہ

جناب آقائی سید زین العابدین ابرقوئی کے کسی عزیز کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا یہاں تک کہ منھ سے خون آگیا تمام ڈاکٹروں نے مایوس ہو کر تہران لے جانے کا مشورہ دیا۔ جناب سید زین العابدین کو بھی اس

بیماری کی اطلاع دی گئی تا کہ وہ شفایابی کیلئے دعا کریں۔ جناب سید زین العابدین نے اپنے بچوں کو حکم دیا کہ وضو کرکے دھوپ میں بیٹھ کر مریض کی شفایابی کیلئے زیارت عاشورہ پڑھیں اور خود بھی توسل میں مشغول رہے۔ چند لمحوں کے بعد اچانک اپنے کمرے سے باہر آتے ہیں اور یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ بچوں اٹھو مریض شفایاب ہو گیا اور اپنی ماں کو بھی یہ مژدہ سنادو کہ تمہارا بھائی صحیح وسالم ہے۔[1]

جناب سید زین العابدین کے ایک قریبی شخص نے بتایا کہ آپ روحانی کمالات اور نور یقین حاصل کرنے کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کو یہ کمالِ نفس حاصل تھا۔

(۲۳) دہلیز عزا

ایک سید تحریر فرماتے ہیں مختلف املا کی مسئولیت و ذمہ داری اور دوسری مصروفیات کے باوجود زیارت عاشورہ پابندی کے ساتھ پڑھتا تھا گرچہ مختلف اوقات میں پڑھتا تھا مگر کچھ دن کیلئے چھوٹ گئی نتیجہ یہ ہوا کہ

1 حالات ابر قوئی طباطبائی، کتاب ولدیۃ المتقین، ص ۲۰

اسی دوران ہمارے اور بعض لوگوں کے درمیان تھوڑا اختلاف ہو گیا کچھ فسادی لوگوں کے درمیان تھوڑا اختلاف ہو گیا کچھ فسادی لوگوں نے اس کو خوب اچھالا انہیں دنوں رات میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں بانیٔ مجلس کی حیثیت سے کسی امامبارگاہ یا گھر پر کھڑا ہوں اور سینہ زنی اور زنجیر کرتی انجمنیں آرہی ہیں اور میں بڑھ بڑھ کر استقبال کررہا ہوں اور انجمنیں نہایت نظم ضبط کے ساتھ اندر داخل ہورہی ہیں۔ انہیں انجمنوں میں ایک انجمن ایسی تھی جو بے نظم پراگندہ ہاتھوں میں علم و پرچم لئے ہوئے چلی آرہی ہے میں نے ان لوگوں کو بھی دعوت دی کہ عزاخانہ میں تشریف لائیں لیکن قبول نہ کیا۔

اچانک میری نظر ایک صاحب پر پڑی جو دور کھڑے تھے ان کو بھی دعوت دی مگر اندر نہیں آئے جب ان کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ انکی گردن پر گہرا زخم ہے جس سے مواد بہہ رہا ہے شاید یہی وجہ تھی کہ اندر آنے پر راضی نہ ہوئے اور اپنی انجمن سے بغیر خداحافظی کے دور چلے گئے۔

میں نے جب اس خواب کو ایک اہل بصیرت اور تعبیر بتانے والے سے یہ بیان کیا تو یوں عرض کیا - آپ کچھ دن پہلے تک زیارت

عاشورہ کے پابند تھے مگر پھر ترک کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت سے آپ کے دشمن آپ سے بغض و حسد رکھنے لگے۔ اور جو مشکل آن پڑی ہے وہ زیارت کے نہ پڑھنے سے ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ اپنے اعتقاد کو مستحکم کریں۔ اور اس پر اعتماد کر کے دوبارہ زیارت شروع کریں اور جن صاحب کو خواب میں دیکھا تھا کچھ باتیں ان سے بھی متعلق ہیں مگر وہ خود انہیں سے مربوط ہیں۔ میں نے ان بزرگوار کی تاکید پر دوبارہ عمل شروع کیا ابھی چالیس دن تمام نہ ہوئے تھے کہ الحمد للہ سارے امور حل ہو گئے۔

(۲۴) ”زیارت عاشورہ اور بس“

فرزند علامہ امینی رحمۃ اللہ علیہ جناب ڈاکٹر محمد ہادی امینی تحریر فرماتے ہیں کہ پدر بزرگوار مرحوم آیت اللہ العظمی علامہ امینی نجفی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ”الغدیر“ کے انتقال کے چار سال بعد یعنی ۱۳۹۴ھ شب جمعہ وقت سحر آپ کو خواب میں بڑا شاد و مسرور دیکھ کر آگے بڑھا اور سلام و دست بوسی کے بعد عرض کیا کہ بابا جان وہاں کون سا عمل باعث نجات و سعادت مندی ہوا جو اس قدر خوش ہیں۔ کہا کیا کہتے ہو؟ میں نے دوبارہ

اپنے سوال کو دہرایا اور کہا: پدر بزرگوار آخرت کی سعادت مند زندگی کیلئے کون سا عمل باعث نجات بنا؟ آیا کتاب ''الغدیر'' کی تالیف۔ یا دوسری کتابوں کی ''یا کتب خانہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی تاسیس''جواب دیا: معلوم نہیں تم کیا کہہ رہے ہو ذرا اپنے سوال کو واضح کرو: بابا جان آپ ہمارے درمیان سے رختِ سفر باندھ کر دارِ ابدی کی طرف کوچ کر چکے ہیں وہاں آپ کی دینی و مذہبی خدمات میں کون سا عمل نجات کا سبب بنا؟

قدرے غوروفکر کے بعد فرماتے ہیں: ''بیٹا صرف اور صرف سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت۔'' میں نے کہا بابا آپ کو تو معلوم ہے ایران و عراق کے درمیان سارے روابط منقطع ہیں اور راہِ کربلا بند ہے زیارت ہم لوگوں کیلئے ممکن نہیں ہے۔ فرمایا: ''حضرت امام حسین علیہ السلام کیلئے جو محفلیں و مجلسیں ہوتی ہیں ان میں شرکت کرو۔ حضرت کی زیارت کا پورا ثواب ملے گا۔ بیٹا! میں نے تمہیں بارہا یاد کرایا اور اب بھی کہتا ہوں۔ زیارت عاشورہ کسی بھی صورت میں ترک نہ کرنا اور بیٹا اہم ترین وظیفہ سمجھ کر انجام دینا کیوں کہ اسی زیارت کے آثار و برکات میں دنیا و آخرت کی سعادت مندی مضمر ہے۔ میں تم لوگوں کی دعاء کا طالب ہوں۔''

فرزند مرحوم لکھتے ہیں: علامہ امینی اپنی تمام مصروفیات کے باوجود پابندی سے زیارت عاشورہ پڑھتے تھے اور لوگوں سے سفارش کرتے تھے کہ زیارتِ عاشورہ پڑھیں یہی وجہ ہے کہ آج تقریباً تیس سال سے مسلسل زیارت عاشورہ پڑھتا چلا آرہاہوں۔

(۲۵) "سلام محبوب"

آیت اللہ سید مرتضیٰ موحد ابطحی فرماتے ہیں: جب تمباکو کے مسئلہ میں علماء اصفہان کے چند جانبازوں نے جابر حکومت کی پرواہ کئے بغیر خوب بھاگ دوڑ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو اپنی تمام کوششوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تب صاحبان اقتدارِ نے عربی میں ایک خط لکھا اور اصفہان کے بزرگ عالم دین جناب آقای حاج منیر بروجردی کے ذریعہ آیت اللہ العظمیٰ میرزا محمد حسین شیرازی کی خدمت میں نجف اشرف روانہ کیا۔

جس وقت جناب منیر بروجردی سامراء پہونچے ملاقات کیلئے۔

آیت اللہ حاج میرزا حسین ندوی کے استاد بزرگ صاحب کتاب "الکلمۃ الطیبہ فی الانفاق" حاج ملا فتح علی سلطان آبادی تشریف لائے خاطر و مدارت کے بعد جناب فتح علی صاحب نے فرمایا:

"مجھے معلوم ہے کہ آپ سامراء کیوں تشریف لائے ہیں" اور یہ کہہ کر اس خط کی عبارت پڑھ کر سنانے لگے جو ابھی تک حاج منیر ہی کے پاس تھا۔ ملا فتح علی نے اپنے کمالِ روحانی کے ذریعہ سارا خط پڑھ کر سنا دیا۔ حامل رقعہ نے جب اس بلندی نفس کو دیکھا تو کہا: "مجھے کچھ تعلیم فرمائیں۔" کہا:"آپ تو خود ہی ایک باکمال انسان ہیں۔" جواب میں جناب منیر صاحب نے فرمایا چاہتا ہوں کہ کوئی نصیحت آپ کی زبان سے سنوں جو میرے لئے باعث فخر اور نصیحت بنے۔ کہا: "تین چیزیں کبھی ترک نہ کرنا:

(۱) نماز اوّل ماہ۔

(۲) نماز وحشت قبر جب کبھی کسی کے مرنے کی خبر پہونچے اسکی نماز وحشت قبر نہ بھولنا۔

(۳) زیارتِ عاشورہ کے ہمیشہ پابند رہو۔"

اس نصیحت کے بعد مرحوم حاج منیر شدت سے زیارتِ عاشورہ کے پابند ہو گئے اور روزِ عاشورہ تو فرداً فرداً شہدائے کربلا کی طرف زیارت عاشورہ پڑھتے کسی بھی صورت سے ترک نہ ہوتی لہٰذا اگر کبھی مجلس و

محفل میں بھی ہوتے تو وہیں زیارت و سجدے اور نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اور آپ میں یہ خصوصیت تھی کہ جب زیارت شروع کر دیتے تو کسی بھی رکاوٹ کے عارض ہونے پر قطع نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ کسی جگہ مہمان کی حیثیت سے مدعو تھے تمام لوگ دستر خوان پر حاضر تھے چونکہ زیارت شروع کر دی تھی لہٰذا دستر خوان پر موجود تو تھے۔ لیکن کھانا نہیں کھایا۔ میزبان کو جب اصل واقعہ کی اطلاع ہوئی تو ان کے گھر ان کا کھانا پہونچا دیا۔ آپ کے داماد (میرزا محمد باقر صاحب، صاحب کتاب "فوز اکبر") ناقل ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ حالت سکرات میں بھی زیارت میں مشغول ہیں۔ اور جب جان کنی بڑھی تو رک جاتے پھر شروع کرتے یہاں تک کہ اسی عالم میں داعئ اجل کو لبیک کہہ کہ عالم ملکوت کی طرف روانہ ہو گئے۔

(۲۶) "آخری تمنّا"

آیت اللہ حاج سید مرتضٰی موحدی ابطحی نقل کرتے ہیں۔ مرحوم آیت اللہ العظمی محمد حسین شیرازی جن کی مذہبی خدمات اور علمی نشرواشاعت لوگوں پر مخفی نہیں ہے آپ کبھی بھی زیارت عاشورہ ترک

نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ یہ فرماتے تھے: خدا سے میری تمنّا و آرزو ہے کہ اپنی عمر کے آخری دن بھی زیارتِ عاشورا پڑھ کر دنیا سے جاؤں۔

خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور آخری دن زیارت پڑھ کر دنیا سے ہمیشہ کیلئے اپنا رشتہ توڑ لیا۔

(۲۷) ''نئی زندگی''

ایک مشہور خطیب تحریر فرماتے ہیں: چند سال پہلے میرا ایک نوجوان دوست شادی کیلئے پریشان تھا۔ مجبور و لاچار ہو کر اپنا رازِ دل بیان کیا اور کہا شادی نہ ہونے کے سبب غم و اندوہ نے مجھے آگھیرا ہے۔ ہر لمحہ یہی ملال رہتا ہے کہ جہاں کہیں بھی اپنا رشتہ لے کر جاتا ہوں آخر ناامید و مایوس ہو کر کیوں واپس آتا ہوں میں نے کہا: شاید اپنا رشتہ ایسے لوگوں میں کرنا چاہتے ہو جو تمہارے شایان شان نہ ہو۔ کہا: ہر گز نہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو آپ خود میرے لئے ایک مناسب رشتہ طے کریں جو میرے شایان شان ہو۔ میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی اور اپنے ایک ایسے دوست کے سامنے یہ بات رکھی جس کیلئے یقین تھا کہ رد نہیں کریگا حسنِ اتفاق بھی یہی ہوا مگر جب نوبت استخارہ کی آئی تو حیرت زدہ رہ گیا! جواب

منفی تھا۔ دوست نے کہا: ''دیکھا حق میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں اگر ایک بات کہوں تو کروگے؟ کہا: بیشک۔میں نے کہا:''چالیس روز نماز صبح اور تعقیبات سے فارغ ہونے کے بعد زیارت عاشورہ سو ۱۰۰ لعن و سلام کے ساتھ پڑھو انشاء اللہ ضرور مراد کو پہونچوگے''۔ زیارت شروع کی ابھی ۲۷ دن گذرے تھے کہ وہ میرے پاس خندہ رو آیا کہا: ''میرا مناسب رشتہ ایک لڑکی سے طے ہو گیا۔اور آج ہی عصر کو عقد ہو گا۔ آپ سے بھی خواہش ہے کہ میرے ساتھ اس تقریب میں شرکت فرمائیں۔

شادی میں باکمالِ مسرت حاضری دی اور کہا: بھولنا نہیں ابھی تیرہ ۱۳ دن اعمال عاشورہ کے باقی ہیں جس کی برکت و عنایت سے آج نئی زندگی عطا ہوئی ہے۔اور آئندہ تمام حاجات اسی بابرکت زیارت کے فیض سے طلب کرنا۔

(۲۸) ''مُردوں کی عید''

حجۃ الاسلام والمسلمین جناب حاج حسین نظام الدین اصفہانی لکھتے ہیں۔میں ایک دن حاج عبدالغفور (صاحب کتاب مکیال المکارم کے خادم)

کے گھر میں تھا ان کے چند احباب بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ ایک نے کہا : ”میں نے اپنے بھائی کو اس کے انتقال کے بعد کچھ دنوں قبل خواب میں دیکھا کہ نہایت عمدہ پوشاک زیب تن کئے ہوئے ہے۔ میرے لئے اس کا یہ رویہ باعث جرات تھا میں نے کہا آخرت میں یہ پوشاک کس سے لی؟ کہا : یہ سچ ہے کہ میں اس لائق نہ تھا مگر کل شب یہاں کے مردوں کیلئے کچھ عید کے دن سے کم نہ تھا کل ایک مؤمنہ کا انتقال ہوا لوگوں نے اس کو لا کر یہاں دفن کیا شب اوّل ہی تھی کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام اس عورت کی زیارت کیلئے تشریف لائے اور فرمایا: اس زنِ مؤمنہ کے اطراف میں جتنی قبریں ہیں سب سے عذاب اٹھالیا جائے میری قبر بھی اس کے جوار میں تھی۔ جس کی وجہ سے میں بھی حضرت کی عنایات سے بہرہ مند ہوا اور آج لباسِ فاخرہ پہن کر اپنے لئے فخر محسوس کرتا ہوں۔

میں خواب سے چونکا۔ اذان صبح کا وقت قریب تھا اپنے تمام امور انجام دینے کے بعد اصفہان کے اس مشہور اور تاریخی قبرستان پر پہنو چا جہاں میرا بھائی دفن تھا تاکہ خواب کی تصدیق ہو سکے۔

پہونچنے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ چند قاریان قرآن کچھ قبروں

کے ارد گرد قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہیں۔ میں نے ان سے اس مؤمنہ کے بارے میں پوچھا جواب دیا: ہاں کل کی شب وہ مؤمنہ فلاں مقام پر دفن کی گئی ہیں قدرے مطمئن ہوا فوراً وہاں سے اس مؤمنہ کے بیٹے کے پاس آیا جو مقبرہ مرحوم آیت اللہ میرزا ابوالمعالی (مرحوم بروجردی کے استاد) کے پاس رہتے تھے مزاج پرسی کے بعد ماں کے انتقال کے بارے میں پوچھا۔ جواب ملا: کل شب انتقال ہوا ہے۔ میں نے کہا: ''آیا وہ مجلس حسینؑ منعقد کرتی تھیں؟ کیا وہ ذاکرہ تھیں؟ کیا کربلا کی زیارت سے مشرف ہوئی تھیں؟ کہا ان میں سے کوئی صفت ان کے اندر نہ تھی۔ مگر آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ایک عجیب و غریب خواب دیکھا ہے جب سارا واقعہ ان سے نقل کیا تو کہا: ''ہاں میری ماں ہر روز سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھتی تھی۔ میرزا ابوالمعالی کی قبر کے نزدیک ہی ایک حجرہ تھا جس میں حاج عبد الغفور یا آپ کے احباب جب وہاں تشریف لے جاتے تو اسی کمرے میں ٹھہرتے ایک دن تمام علماء اصفہان جن میں مرحوم مصطفیٰ فقیہ ایمانی-وہ شیخ امیر، حاجی حسین مہدوی اردکانی، کے علاوہ دوسری اہم شخصیتیں و ائمہ جماعت وہاں پہونچے حاجی

عبد الغفور نے اس مؤمنہ کے فرزند کا تعارف کرایا اور اس قبر کا بھی جس کی زیارت کیلئے حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے تھے اور اس مؤمنہ کے جوار میں تمام دفن ہونے والے مردوں کیلئے نعمت اخروی و مغفرت اور بخشش عطا کیا تھا۔

(۲۹) "عرصہ حیات تنگ ہو چکا تھا"

ایک صاحب تحریر کرتے ہیں۔

دو عظیم ترین مصیبتوں سے دوچار ہوا مگر زیارت عاشورہ کی برکت سے نجات ملی۔ پہلی دفعہ۔ تین اہم مشکلات کو مد نظر رکھا۔

(۱) گھر کی خریداری میں تقریباً دو ملیوں تومان کا مقروض ہو چکا تھا جس کو نَو سال کا عرصہ گذر گیا تھا اور ادائیگی کی کوئی شکل نظر نہیں آرہی تھی سخت پریشان تھا۔

(۲) دوسری حاجت بھی کچھ اہم تھی جس کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔

(۳) تنگی معاش۔

یہ تین مسئلے عرصہ حیات کو تنگ کئے تھے۔ آخر کار فاطمہ معصومہ

علیہاؑ سے توسل کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا کہ چالیس روز زیارت عاشورہ پڑھکر اس کا ثواب نرجس خاتون علیہاؑ کو ہدیہ کروں اور آپ کو امام زمانہ علیہ السلام کے درمیان واسطہ بناؤں کہ حضرت علیہ السلام میری مشکلات کو حل فرمائیں......

میرا طریقہ تھا کہ نماز کے بعد زیارت امین اللہ (بقصد امیر المؤمنین علیہ السلام) پھر سو لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت عاشورہ پڑھتا۔ ابھی ۲۸/ دن گذرے تھے کہ اچانک دوسری حاجت برطرف ہوگئی۔ سلسلہ جاری رہا۳۸/ دن گذرے تھے کہ میرا ایک عزیز دوست جو میرے قرض سے اجمالی طور پر واقف تھا۔ آیا اور بغیر کسی تمہید کے قرض کی ساری رقم دیدی اور کہا: "یہ آپ کی رقم ہے اس سے اپنا قرض چکائیں۔" چالیس دن تمام ہوئے تھے کہ تنگیٔ معاش بھی ختم ہوگئی اور متناسب زندگی بسر کرنے لگا الحمد للہ پھر ایسی مشکل کا سامنا نہ ہوا۔

دوسری دفعہ: اس واقعہ کو ایک سال گذرے تھے کہ ایک مسئلہ اور آن پڑا وہ یہ کہ تہران کے ایک تاجر کے ساتھ یہ طے پایا تھا کہ وہ ہم لوگوں کیلئے کچھ تجارتی سامان خرید کر روانہ کرے ہم نے اور ہمارے دوستوں نے ایک معین مقدار میں تومان کسی طرح انتظام کرکے اس کے

پاس روانہ کیا قاعدۃً تیسرے دن سامان ہم لوگوں کو مل جانا چاہئے تھا۔ لیکن بعد میں یہ معلوم ہوا کہ تاجر ہم لوگوں سے اور بینک سے ۷۰/ ملیون تومان غبن کرکے بھاگ چکا ہے تین ماہ کا عرصہ اس کی تلاش میں گذر گیا۔ مگر سوائے ناامیدی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہونچی کہ زیارت عاشورہ کے ذریعہ توسل کریں اور حجت علیہ السلام ارواحنالہ الفداء سے مشکل کا حل چاہیں۔ عمل شروع کیا۔ ابھی بیس روز گذرے تھے کہ اچانک اس تاجر نے خود ہی سے فون کیا اور چالیس دن تمام ہوتے ہوتے میری ساری رقم مجھے مل گئی مگر دوسرے لوگوں کو ان کی رقم واپس نہ مل سکی آخر کار وہ گرفتار ہوا اور ۷۰/ ملین کے قرض کے جرم میں زندان میں ڈال دیا گیا۔ اور یوں سزا بھگت رہا ہے۔ مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ دونوں دفعہ ہمارا طریقہ یہ تھا کہ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر گریہ وزاری اور نالہ و شیون اور تمام مادی اسباب سے منھ موڑ کر اعمال بجالاتا رہا۔

(۳۰) ”مرنے کے بعد کی کیفیت سے آگاہی“

ایک عالم دین فرماتے ہیں: ”میرے چچا جناب سید ابو القاسم محرر ا

(مترجم کتاب عروۃ الوثقیٰ) جو مدرسِ اخلاق ملا حسین قلی ہمدانی کی داماد ہیں۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر روز حرم امیر المؤمنینعليه‌السلام میں قبل از نماز ظہر زیارت عاشورہ پڑھتے تھے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ دن میں دوبارہ پڑھ لیتے۔ ایک مرتبہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے ان کے جنازے کو اس مقام پر لا کر رکھ دیا ہے جہاں آقای مشکور نماز جماعت پڑھتے ہیں اسی عالم میں یہ بھی دیکھا کہ جنازے سے ایک نور ساطع ہوا جو آسمان کی بلندی پر گیا اور وہاں بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آرہا ہے۔ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ جنازے کو لاکر اسی مقام پر رکھا گیا، اور آقای بزرگ تہرانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ وہ عالم دین کہتے ہیں کہ میں متوجہ ہوا کہ دیکھوں مرنے والے نے خواب میں جس باغ کو دیکھا تھا مجھے نظر آتا ہے یا نہیں۔ میں نے بالکل ویسا ہی دیکھا جس کی مرنے والے نے خبر دی تھی۔

(۳۱) "وفائے عہد"

سیّد رضا غرفی کے فرزند سید حسن تحریر کرتے ہیں۔ "اصفہان میں میرے والد کا کارخانہ تھا۔ ۱۳۲۵ھ کا واقعہ ہے کہ کچھ مال کارخانہ سے

چوری ہو گیا قرائن و آشار سے چور پکڑا گیا۔ مگر اعتراف نہ کیا لہٰذا چھ ماہ کی سزائے قید ہوئی۔

پدر بزرگوار نے مال کی واپسی کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل شروع کیا اور ہر روز نماز صبح کے بعد سو ۱۰۰ لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ زیارت پڑھتے۔ چالیس دن ہو گئے مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا لیکن سلسلہ جاری رکھا- تا کہ مال واپس مل جائے۔

پچاس روز گذرے تھے کہ میری گیارہ سالہ بہن نے خواب میں دیکھا کہ چار مرد سیّد اور ایک سیدانی روٹی کی دوکان سے گذر رہے ہیں بہن نے انہیں سلام کیا جواب سلام کے بعد کہا: ''اپنے باپ سے کہنا کہ ہم سارا مال عنقریب واپس کر دیں گے مگر وہ بھی اپنا وعدہ پورا کریں۔'' چند روز گذرے تھے کہ اس چور نے کچھ مال ایک شخص کے ذریعہ بازار میں فروخت کرنا چاہا۔ چونکہ میرے کارخانہ کے مال پر ایک نشانی تھی اور اسکی اطلاع اخباروں سے لوگوں کو ہو چکی تھی۔ لہٰذا خریدنے والا حقیقت تک پہونچ گیا اور سمجھ گیا کہ یہ مال سید رضا غرفی کی ملکیت ہے۔ واسطہ لینے والے شخص کے ذریعہ معلوم کیا تو اصل راز کھل گیا کہ یہ وہی شخص ہے

جس نے چھ ماہ قید خانہ میں بھگتی ہے۔ بالآخر اس کو مجبور کیا گیا اور بقیہ مال بھی مالک تک پہونچ گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ شخص ایک فقیر و ناتواں کی صورت میں زندگی گذار رہا ہے۔

یہ بات یاد دلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ خواب میں جس وعدہ کو وفا کرنے کی سفارش کی گئی تھی وہ یہ تھا کہ میرے والد بزرگوار نے ۱۳۲۱ سنہ میں حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ کا سفر کیا تھا اور جب وہاں جناب حاج ملا حسین علی درب کوشکی (جو آیت اللہ العظمیٰ موشیدای کے وکیل تھے) سے اپنے تمام مال کا حساب کیا تو تین ہزار تومان کے مقروض ہو چکے تھے اور ابھی تک ادا نہیں کیا تھا۔ لہٰذا جب دوبارہ متوجہ ہوئے تو میرے والد فوراً وکیل کے پاس گئے اور سارا قرض چکا دیا۔

(۳۲) "سب ایک جگہ"

ایک صاحب کہتے ہیں: "ایک دن میں نے مرحوم آیت اللہ حسین خادمی شیخ عباس قمی رحمۃ اللہ علیہ، خطیب شیخ عبد الجواد، کو خواب میں دیکھا کہ یہ حضرات بہشت کے کمروں میں سے ایک کمرے میں باہم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آیت اللہ خادمی سے احوال پرسی کی اور کہا: "آخر وجہ کیا

ہے کہ آپ سب ساتھ ہیں۔" اور سب ایک ہی مقام پر فائز ہین؟ جواب ملا : ہم سب زیارت عاشورہ پڑھتے تھے اور باعتبار عدد ہم سب برابر تھے۔

(۳۴) "مرض لاعلاج"

ایک عالم دین فرماتے ہیں: "میری بیوی کے جسم میں چند گانٹھیں نکل آئی تھیں جس سے میں بالکل بے خبر تھا ایک شب خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک ایسے کمرے میں بند ہوں جہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

صرف تین روشن دان پورے کمرے میں نظر آرہے تھے جس سے گھٹن کا احساس قدرے کم تھا مگر چند لمحہ گذرنے کے بعد ایک اونٹ آیا سوراخ کی جگہ بیٹھ کر اسکو بھی بند کر دیا اب تنہائی، خوف، اور بے بسی کے احساس سے دم گھٹا جارہا تھا کہ یکایک آنکھ کھل گئی کچھ دن گذرنے کے بعد میری شریک حیات مریض ہوئیں فوراً ڈاکٹر کے پاس لے گیا معلوم ہوا کہ کچھ گانٹھیں ایسی نکل آئی ہیں کہ اگر ان کا آپریشن نہ ہوا تو زندگی خطرے میں ہے۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ ایرانی ڈاکٹر کے بس میں نہیں ہے۔ بہتر علاج کیلئے کوئی اور صورت حال سوچئے مگر اتفاق سے ایک

ایرانی ڈاکٹر سعید نامی اس علاج کیلئے آمادہ تو ہو گیا مگر اسکی فیس اتنی تھی کہ میں قطعی طور پر ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔

بالآخر راضی تو ہو گیا مگر اسی وقت طئے کیا کہ عمل عاشورہ کروں گا تاکہ حضرت علیہ السلام کے توسل سے اس پریشانی سے نجات حاصل ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد جب حساب کیلئے ڈاکٹر کے پاس گیا تو اجرت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں فیس نہیں لونگا۔ اس لئے کہ میں اپنے تئیں ناامید تھا کہ شاید آپریشن میں کامیاب نہ ہو سکوں لہٰذا میں نے نذر کی کہ اگر کامیاب ہو گیا اور مریض کو اپنے مرض سے نجات حاصل ہو گئی تو پیسہ نہیں لوں گا۔ خدا کا شکر کہ میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے کہا: ”یہی صورت حال میرے ساتھ بھی تھی کہ عمل عاشورہ کا ورد کر رہا تھا کہ کوئی مشکل پیش نہ آئے اور یہ مصیبت دور ہو۔

(۳۴) ”برہم مسافر“

ایک سید محترم کا بیان ہے ۱۳۷۰ھ کی بات ہے حج کا زمانہ قریب تھا ادھر حکومت نے بھی یہ اعلان کر دیا تھا کہ پہلے سے صادر کئے گئے کارڈ کے علاوہ کوئی اور شخص حج پر نہیں جا سکتا۔

اعلان کے بعد کچھ زیادہ ہی سختی ہونے لگی ادھر میرا دل بے چین تھا اور میں اس بات پر مصر تھا کہ اس سال حج کیلئے ضرور جاؤں گا۔ زیارت عاشورہ کا عمل شروع کر دیا اور امام حسین علیہ السلام سے باکمال توسل کیا مگر چالیس دن تمام ہونے کے بعد کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہوا تو میں نے ایک رات صاحب کتاب "داستانہای شگفت زیارت عاشورہ" کی خدمت میں پہونچا اور اپنا مدعا بیان کیا اور کہا: تمام لوگوں کی داستان کو تو کتاب کی شکل میں جمع کر دیا ہے جن کو زیارت عاشورہ کے عمل سے مرادیں ملیں مگر ان کے داستان کو فراموش کر دیا جو اپنی مراد کو نہیں پہونچ سکے لہٰذا ایک کتاب اس عنوان سے بھی لکھئے اور میں تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ چالیس دن کے عمل سے حاجت پوری ہوتی ہے-یہ صحیح نہیں ہے! اسکی تکذیب کروں گا۔" اسی رات میرا بھائی آیا اور کہنے لگا: ساری کوشش کرنے کے باوجود بھی کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوا کل پھر تہران چلتے ہیں شاید کوئی صورت نکل آئے۔ دوسرے دن صبح تہران کیلئے تمام ضروری کاغذات لے کر روانہ ہوا اس امید میں کہ ممکن ہے کہ کوئی راستہ نکل آئے۔ مگر پھر مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ واپس قم جانے کا ارادہ کیا ہی

تھا کہ ایک شخص نے کہا: فلاں صاحب سے مل لیجئے ہو سکتا ہے کوئی سبیل نکل آئے اگرچہ میں ان کے دفتر سے کئی مرتبہ بے نیل و مرام واپس ہوا ہوں۔ میں نے بھائی سے کہا: اگر آج کام بن گیا تو اعمال عاشورہ کا فیض اور خداوند عام کا لطف و کرم ہو گا۔ چند لمحہ گذرا تھا کہ میرا نام پکارا گیا۔ دفتر میں گیا تو مسوٴل محترم نے بھی مایوس کن جواب دیا اور کہا: ''اس کیلئے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے میں کیا کروں'' بات ہو ہی رہی تھی کہ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ ادھر سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ پندرہ اشخاص کیلئے پاسپورٹ صادر کئے جائیں تا کہ وہ حج کیلئے جا سکیں میں نے کہا دو کا میرے ساتھ اور اضافہ کر لیجئے۔ اتنے میں دوبارہ گھنٹی بجی۔ اب کوئی کہہ رہا تھا کہ فوراً فلاں ہاسپیٹل میں پہونچئے اور اپنی ماں کا آخری دیدار کر لو۔ مدیر محترم حکم دیکر فوراً روانہ ہو گئے یکم ذی الحجہ کو پاسپورٹ کیلئے اقدام ہوا دوسرے دن پاسپورٹ ہاتھ میں مل گیا اور تیسرے دن جدہ کیلئے ایران ایئر سے روانہ ہو گیا۔ اور حج بیت اللہ سے شرف ہوا۔

یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے ہی جیسے دوسرے افراد بھی تھے جو اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود پاسپورٹ رکھتے ہوئے بھی حج

کیلئے نہ جاسکے حج بیت اللہ سے واپس ہوا تو میرا ایک قریبی دوست میرے پاس آیا جس نے حج کیلئے بے انتہا دعائیں کیں تھیں مگر مشرف نہ ہوسکا تھا۔ میں نے کہا کیا زیارتِ عاشورہ کا عمل کیا تھا؟ جواب دیا: سوائے زیارت عاشورہ کے کوئی توسل باقی نہیں بچا۔ ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا اور تسلیم کرنا پڑا کہ میرا فیصلہ غلط تھا آخر زیارت نے اپنا اثر دیکھایا اور میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوا۔

(۳۵) "چالیس طلبہ کا انتخاب"

جناب آقای نصیری جو مرحوم آیت اللہ العظمیٰ آقای حجت کوہ کمرہ ای کے ہمنشینوں میں سے ہیں آقای گل محمدی ابہری نقل فرماتے ہیں (ان کے علاوہ دوسرے حضرات بھی ناقل ہیں) قحط کا زمانہ تھا گرانی انتہا کو پہونچ چکی تھی لوگ پریشان تھے کہ کیا کیا جائے ادھر طلبہ بھی بے چین تھے کہ کل شہریہ دس تومان ہے ایک روٹی ایک تومان کی ہو چلی تھی آخر کار مرحوم حجت کوہ کمرہ ای نے حکم دیا کہ چالیس طالب علم (جن میں جناب نصیری و گل محمدی، دو آدمی بھی شامل تھے) مسجد جمکران جاکر اس کی چھت پر چالیس زیارت عاشورہ پڑھیں اور حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام و

حضرت ابوافضل العباس علیہ السلام وجناب علی اصغر علیہ السلام سے دعاء و توسل کریں کہ یہ مشکل ہم سے دور ہو۔ چالیس طالب علم منتخب ہوئے عمل شروع ہو گیا زیارت عاشورہ ہی کا فیض تھا کہ ایک مرتبہ آسمان پر بادل چھائے بارش ہونے لگی اور خوب ہوئی کہ لوگوں کی مشکلات حل ہو گئیں۔ گرانی بھی ختم ہو گئی لوگ اطمینان و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے۔

(۳۶) "ما اوذیَ نبیٌ... کے ایک معنیٰ"

مرحوم آیت اللہ شیخ عبد النبی اراکی تحریر فرماتے ہیں: حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ: "مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ... **جتنی اذیتیں مجھے دی گئیں وہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں** اس کے تمام معنی سے قطع نظر ایک معنی یہ بھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے تھے کہ نہ صرف زندگی میں ہونیوالے حوادث باعثِ اذیت ہیں بلکہ میرے بعد ہونے والے حوادث بھی باعث اذیت ہیں (جیسے واقعہ کربلا) جس کی خبر خداوند عالم نے بذریعہ جبرئیل اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچا دیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرم آئندہ ہونے والے حوادث سے افسردہ خاطر و محزون ہوئے تو خداوند عالم نے زیارت عاشورہ

تعلیم فرمائی اور اس کے دینوی و اخروی فوائد بھی بیان کئے اور اس بات کی ضمانت بھی لی کہ تمام مشکلات و حاجات اس کے ذریعہ پوری ہو نگی۔

پھر جناب جبرئیل کو عطا کیا کہا اس کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے جاکر آپ کے اہلبیت عصمت و طہارت اور چاہنے والوں کی خوشنودی کیلئے پیش کرو۔ تاکہ محبین اس کے اخروی فوائد سے خوش و مسرور ہوں اور دنیوی فوائد سے متوسل ہو کر لطف اندوز ہو سکیں۔ اسی لئے مصحفِ ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسین علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے بھائی حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے اور آپ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام سے آپ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ نے جبرئیل سے جبرئیل نے قلم سے قلم نے لوح سے لوح نے پروردگار عالم سے یہ ضمانت لی کہ جو کوئی خدا سے حاجت رکھتا ہے اگر یہ زیارت پڑھکر حاجت طلب کریگا تو خدا اپنی قدرت کاملہ سے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے فضل و کرم سے اسکی حاجت پوری کرے گا۔

بندہ حقیر ناچیز نے اپنے رسالہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک امر کیلئے زیارت عاشورہ کا عمل شروع کر دیا جس کا ہونا تقریباً محال تھا۔ مگر

خداوند عالم نے اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کے فیض سے اتنی جلدی وہ کام حل کر دیا کہ ابھی تک میں متعجب ہوں کہ کیسے ہو گیا۔ لہٰذا میری ایک خواہش تھی کہ ایک کتابچہ لکھوں جس میں دعا و توسل کے آداب درج ہوں لوگ اس کے ذریعہ اپنی حاجت طلب کریں اور عمل کریں جس کے بعد یقیناانکی حاجات پوری ہو نگی۔ [1]

(۳۷) "علم کیمیاء کی تلاش"

جناب شیخ سامی حائری لکھتے ہیں: مرحوم شیخ موسیٰ سبط الشیخ نے مجھ سے نجف میں بیان کیا کہ ایک شخص علم کیمیاء کی تلاش میں سر گرداں پھر رہا تھا اور یہ خواہش تھی کہ کسی طرح یہ علم حاصل ہو جائے۔ سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے حرم مطہر میں مخصوص جگہ پر جاکر تین سال مسلسل زیارت عاشورہ معروفہ و غیر معروفہ پڑھتا رہا آخر تین سال کے توسل کے بعد ایک دن امام علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ حضرت نے پوچھا کس حاجت کیلئے اس قدر مجھے پکار رہے ہو؟ کہتا ہے: میں

1 مزید تفصیل کیلئے کنزالخفی صفحہ ۸۴ تالیف شیخ عبد النبی اراکی کا مطالعہ فرمائیں

علم کیمیا چاہتا ہوں...... حضرت نے جواب دیا: یہ علم تیری کسی کام میں نہیں آئے گا......... مگر وہ شخص اس بات پر اڑا رہا کہ مجھے علم کیمیاء چاہیئے۔ تب حضرت نے فرمایا جیب بن مظاہر اسدی کی قبر کے پاس جا ایک نابینا شخص ہر صبح وہاں آتا ہے اس کے پاس علم کیمیاء ہے یہ شخص فوراً اٹھا اور حرم کا دروازہ کھلنے سے پہلے ہی پہونچ گیا اور نابینا کے آنے تک منتظر رہا مگر اچانک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ شخص ایک فقیر ہے۔ اور لوگ اسکی مدد کیلئے بڑھ بڑھ کر خیرات کررہے ہیں یہ شخص بھی قریب گیا اور اپنا راز دل بیان کیا۔ مگر اس نابینا نے بتانے سے انکار کر دیا تو مایوس ہو کر پھر حضرتؑ سے توسل کیا۔ حضرت نے پھر اسی نابینا کی طرف رہنمائی فرمائی۔ تیسری بار توسل کیا حضرت نے بتایا کہ تیرا مدعا اسی نابینا شخص کے پاس ہے اور اب آئندہ خواب میں نہیں آؤں گا۔ یہ شخص اسی نابینا کے پاس پہونچا ہے نہایت اصرار کرنے کے بعد وہ فقیر اپنے ہمراہ ابن ابی فہد کے مقبرے تک لے جاتا ہے چند نسخہ اور ہدایات دے کر کہتا ہے کہ اگر اس کو یوں ملا دیا جائے تو سونے میں تبدیل ہو جائے گا اور یہ سونا تیرے اور تیرے اہل و عیال کیلئے کفیات کریگا۔ مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا اور کہا مجھے سونا نہیں

چاہئے بلکہ علم کیمیاء چاہئے۔ تب نابینا نے کہا اگر حقیقت یہی ہے تو تین دن کے بعد پھر آنا وہ شخص یہ آرزو لے کر واپس چلا گیا مگر جب تین دن کے بعد آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ نابینا آخرت کا رختِ سفر باندھ چکا ہے اور کیمیاء سازی کا سارا سامان کمرے سے دور پھینک دیا گیا ہے جس کا کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔

(۳۸) ”آیت اللہ بہجت کی نگاہ محققانہ“

۲۶ ذی القعدہ ۱۴۱۲ھ جمعہ کا دن تھا حضرت آیت اللہ بہجت سے ملا تا کہ زیارت عاشورہ کے سلسلے میں ان کا کیا نظریہ ہے معلوم کروں۔ عرض کیا کہ زیارتِ عاشورہ کے فیوض و برکات اور جن لوگوں نے اس عمل سے اپنی مرادیں پائی ہیں۔ ان کی داستانیں ایک کتاب کی شکل میں جمع کیا ہے اور عنقریب منظرِ عام پر آنے والی ہے چاہتا ہوں کہ اس گراں بہا مطالب میں آپ کا بھی بیان شامل ہو جائے لہٰذا بصد احترام عرض ہے کہ کچھ اپنے تاثرات اس موضوع پر بیان فرمائیں آپ نے فرمایا ”......زیارت عاشورہ کا خود وجود اپنی عظمت و جلالت پر ایک روشن دلیل ہے۔ علاوہ ازاین کہ جب جعفر صادق علیہ السلام کی اس معروف حدیث پر نظر

پڑتی ہے جو آپ نے صفوان سے فرمائی تھی تو اس کی شان دو بالا ہو جاتی ہے۔ آپ نے صفوان سے فرمایا: اس زیارت و دعاء کو پڑھو جو شخص اس پر عمل کریگا اس کیلئے چند چیزوں کی ضمانت لیتا ہوں:

(۱) اس کی زیارت قبول ہو گی۔

(۲) اس کا عمل قابل تحسین ہو گا۔

(۳) کیسی بھی حاجت رکھتا ہو خداوند عالم اپنی بارگاہ سے ناامید واپس نہیں کریگا۔

اور اے صفوان! میں نے زیارت کو اسی ضمانت کے ساتھ اپنے پدر بزرگوار سے سنا ہے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے یہاں تک کہ یہ سلسلہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام تک پہونچا اور پھر آپ نے جناب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپؐ نے جناب جبرئیل سے اور جناب جبرئیل نے خداوند عالم سے حاصل کیا اور خدا نے اپنے ذات اقدس کی قسم کھا کر کہی کہ جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت و دعاء کو دور یا نزدیک سے پڑھیگا تو اسکی زیارت وحاجات کو قبول کروں گا۔

جناب آقای بہجت فرماتے ہیں: زیارتِ عاشورہ کے اسناد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ احادیث قدسیہ میں سے ہے اور یہی وہ اسباب تھے جن کی بنا پر ہمارے بزرگ علماء و اساتذہ کرام نے اس زیارت کی مداومت کی اور پابندی سے پڑھتے رہے اپنے تمام مشاغل اور دوسری مصروفیات کے باوجود بھی زیارت ترک نہ کی جن میں حسب ذیل علماء سر فہرست ہیں۔

(۱) آیت اللہ العظمٰی آقای شیخ محمد حسین اصفہانی میرے استاد محترم جنہوں نے متعدد کتابوں کی تالیف فرمائی خداوند عالم سے خواہش کی تھی کہ خدا زیارت عاشورہ پڑھتے ہوئے انکی روح قبض کرے خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور زیارت پڑھکر دنیا سے رخصت ہوئے۔

(۲) آیت اللہ شیخ ملا صدراء علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر و باکمال اسقدر زیارت کے پابند تھے کہ کسی بھی عنوان سے ترک نہ ہوئی تھی میرے خیال میں آپ جیسا کوئی اور نظر نہیں آتا جو اس حد تک عبادات و زیارت عاشورہ کا پابند ہوا ہو۔

(۳) ایک بزرگ عالم دین نقل فرماتے ہیں کہ ایک دن میں وادی

السلام میں مقام حضرت مہدی علیہ السلام پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پیر مرد نوارنی چہرہ زیارت عاشورہ میں مشغول ہے اس کے حالات بتارہے ھے کہ وہ زائر ہے۔ مگر جب اس کے قریب پہونچا تو متحیر ہو گیا میری نظروں سے پردہ اٹھ گیا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حرم امام حسین علیہ السلام ہے اور زائرین کرام کی آمد ورفت مسلسل جاری ہے مجھے نہایت تعجب ہوا کہ خدایا میں کس حالت میں ہوں چند قدم پیچھے ہٹا تو وہ سارا منظر غائب ہو گیا۔ مگر پھر آگے بڑھا تو اسی منظر کا مشاہدہ کر رہا تھا میں نے کئی بار ایسا کیا ہر بار وہی حالت پیدا ہوتی رہی۔

دوسرے دن علی الصباح اس مقام پر پہونچا جہاں زائرین کرام ٹھہرے ہوئے تھے تاکہ ان زائر صاحب کا پتہ لگاؤں کہ وہ کون تھے لوگوں نے بتایا کہ ہاں ایسا شخص زیارات کیلئے آیا تو تھا اور آج ہی اپنا سارا سامان لے کر روانہ ہو گیا۔ چونکہ ملاقات ہو جائے۔ مگر اس بار ایک دوسرے صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کہ جو گاہے بہ گاہے آکر کچھ مطالب بیان کر جاتے تھے اور ایک عجیب حالت طاری تھی۔ مجھے دیکھتے ہی فوراً کہا۔ وہ زائر کل رخصت

ہو گیا اسکے بعد نا امید ہو چکا تھا اور مایوس ہو کر واپس آ گیا۔

(۳۹) "عالم رؤیا میں رہنمائی"

ایک عالم دین تحریر فرماتے ہیں۔ میں سخت مصیبت میں گرفتار تھا گھر کے مسائل سے ہر وقت پریشان رہتا کوئی راہ نظر نہیں آرہی تھی ایک دن اتفاق سے کتاب "زیارت عاشورہ و آثار شگفت" میری نظروں سے گذری جب اس کے مضامین سے باخبر ہوا تو عہد کیا کہ اپنی مشکلات بھی اسی زیارت عاشورہ کے ذریعہ دور کروں گا۔

یکم صفر ۱۴۱۲ھ کو زیارت عاشورہ کا عمل سو لعن و سلام اور دعائے علقمہ کے ساتھ شروع کر دیا۔ ابھی چونتیس دن گذرے تھے کہ عید الزہراء قریب آگئی جس کے اہتمام میں عمل عاشورہ نہ کر سکا کچھ مدت کے بعد خواب میں دیکھا کہ والدہ کے گھر میں ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں لوگ اپنا اپنا انعام لینے کے لئے جمع ہیں مگر جس شخص کو دعا کرانی تھی وہ نہیں آیا کسی نے کہا......... بہتر ہے کہ آپ دعاء کرائیں۔ خواب تعبیر معلوم کرنے کیلئے اصفہان کے ایک بزرگ عالم دین سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا تو انہوں نے فرمایا: "اس موضوع میں تین اہم امور کا دخل ہے

اس میں سے ایک زیارتِ عاشورہ ہے جس کو تم نے ترک کر دیا ہے اور دوبارہ شروع کروگے تو تمہارے امور حل ہو جائیں گے۔"

دوبارہ عمل شروع کیا روز چہلم وقت عصر میری تمام مشکلات حل ہو گئیں اور گھر کے مقدمات بھی فراہم ہو گئے پھر ایک بار گھر کے سلسلہ میں دوسری مشکل آن پڑی دوبارہ نذر کی اور عمل شروع کر دیا تین دن کے اندر گھر کا معاملہ بھی ختم ہو گیا۔ الحمد اللہ کہ آج سکون کی زندگی گذر رہی ہے۔

(۴۰) "دو نقاب پوش"

ایک صاحب تھے جن کا دستور تھا کہ ہر امام کی ولادت و شہادت پر مجلس وہ محفل کا اہتمام کرتے اور چند دوستوں کو کھانا بھی کھلاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میرے ایک ہمسایہ کے یہاں مجلس عزا تھی اس نے ایک برتن میں کھانا رکھ کر میرے لیے یہاں بھجوایا اتفاق کی بات کہ کچھ مہمان آئے ہوئے تھے اسی افراء تفری میں وہ برتن گم ہو گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد ان صاحب نے اپنے برتن کا تقاضہ کیا میں نے کہا آکر اپنا برتن تلاش کر لو۔ اسلئے تمام برتن مخلوط ہو گئے ہیں۔ وہ شخص

آکر اپنا برتن دیکھتا ہے مگر جب نظر نہیں آتا تو آبروریزی پر تل جاتا ہے۔ جہاں بھی بیٹھتا یہی کہتا۔ مجلسیں کروں یا برتن کی حفاظت کروں۔ اسکی بے حیائی و کم ظرفی اس حد تک پہونچ گئی کہ محفلوں میں جاجا کر لوگوں سے کہتا-ناممکن ہے کہ وہ برتن بازار سے لاکر دید و مسئلہ ختم ہو میں نے ایک برتن خریدا کر اس کو دیدیا کہنے لگا ...... دیکھا میں نے اپنی بات کر کے دکھائی- واقعہ تو ختم ہو گیا مگر ایک شب میں اس قضیہ سے اس قدر غمگین ہوا کہ اسی کیفیت میں اٹھ کر زیارت عاشورہ پڑھنی شروع کردی اور صدیقہ طاہرہ علیہاالسلام کو مخاطب کیا اور کہا اے زہراء میری عزت آپ کے ہاتھوں میں ہے میری آبروریزی کی گئی جب کہ میری کوئی خطا نہ تھی۔ میں اس وقت اس قدر پریشان تھا کہ کیا کروں سمجھ میں نہیں آرہا تھا گریہ کرتا جارہا تھا اور نہ جانے کیا کیا کہتا جارہا تھا۔

آخر کار اٹھ کر قالین بننے میں مصروف ہو گیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو نقاب پوش معظمہ آتی ہیں چاہتا ہوں کہ تعظیم کیلئے اٹھوں اتنے میں ایک نے اشارہ کیا بیٹھے رہو اٹھنا چاہتا تھا کہ سارا جسم لگتا تھا سن پڑ گیا ہو کوشش کی دوبارہ اٹھوں مگر نہ اٹھ سکا۔ چاہتا ہوں کہ کچھ بولوں مگر کہہ نہ

سکا۔ ایک نے کہا: فلاں شخص سے جاکر کہدو (جس نے تمہاری آبروریزی کی ہے) کہ اس ٹوٹی ہوئی دیگچی جس کا دستہ ٹوٹا، بار مڑی، اور نیچے سوراخ ہے وہ اس کے داماد مہدی کے یہاں پڑی ہوئی ہے۔ تیری حیا کو کیا ہوگیا ہے اب شرم کیوں نہیں آئی۔ یہ کہہ کہ معظمائیں غائب ہوگئیں۔ میں ایک بار چونکا اور بلند ہوا کہ دیکھوں یہ کون لوگ تھیں جنہوں نے اشارہ کے ذریعہ میرے اعضاء بے حرکت کر دیئے تھے اسی عالم میں اٹھااور اس شخص کے گھر پہونچا جس نے برا بھلا کہا تھا مجھے دیکھا تو غیظ و غضب کے عالم میں کہنے لگا۔ آنکھوں میں ورم کیوں ہے اس قدر گریہ کیوں کر رہے ہو۔ اس لباس میں باہر کیوں نکل آئے آخر کیا ہوا؟ جب میں نے ان معظمہ کے سارے واقعات بتائے تو وہ شرمندہ ہوا اور معافی مانگنے لگا۔ اور پھر جب بھی وہ مجھ سے ملتا تھا معافی ہی مانگتا تھا۔ اور میں اس سے کہتا تھا کہ تمہاری ہی بدولت مجھے یہ خوش نصیبی حاصل ہوئی۔

زیارت عاشوراء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَ الْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ
الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ
عَلَيْكُمْ مِنِّى جَمِيْعًا سَلَامُ الله
اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَ بَقِىَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ
يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا

وَ عَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ
وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِیْبَتُكَ فِیْ السَّمٰوَاتِ عَلٰی
جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ
فَلَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ
الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ
وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً دَفَعَتْکُمْ عَنْ مَقَامِکُمْ
وَ اَزَالَتْکُمْ عَنْ مَرَاتِبُکُمُ
الَّتِیْ رَتَّبَکُمُ اللهُ فِیْهَا
وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً قَتَلَتْکُمْ
وَ لَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدِیْنَ لَهُمْ
بِالتَّمْکِیْنِ مِنْ قِتَالِکُمْ
بَرِئْتُ اِلَی اللهِ وَ اِلَیْکُمْ مِنْهُمْ
وَ مِنْ اَشْیَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ وَ اَوْلِیَائِهِمْ
یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
اِنِّیْ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ
وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ اِلی یَوْمِ الْقِیَامَةِ
وَ لَعَنَ اللهُ آلَ زِیَادٍ وَ آلَ مَرْوَانَ

وَ لَعَنَ اللهُ بَنِیْ اُمَیَّةَ قَاطِبَةً
وَ لَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ
وَ لَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ
وَ لَعَنَ اللهُ شِمْرًا
وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ
وَ اَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ
بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِیْ بِكَ
فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِیْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ
وَ اَكْرَمَنِیْ بِكَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِكَ
مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِه
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ عِنْدَكَ وَ جِیْهًا بِالْحُسَیْنِ
فِیْ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ
یَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
اِنِّی اَتَقَرَّبُ اِلَی اللهِ
وَ اِلٰی رَسُوْلِه وَ اِلٰی اَمِیرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ اِلٰی فَاطِمَةَ وَ اِلَی الْحَسَنِ وَ اِلَیْكَ بِمُوَالَاتِكَ

وَ بِالْبَرَائَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَ نَصَبَ لَك الْحَرْبَ
وَ بِالْبَرَآئَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ
اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ
وَاَبْرَءُ اِلٰى اللهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّنْ اَسَّسَ
اَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهٗ
وَ جَرٰى فِیْ ظُلْمِهٖ وَ جَوْرِهٖ عَلَيْكُمْ
وَ عَلٰى اَشْيَاعِكُمْ
بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ
وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ
بِمُوَالَاتِكُمْ وَ مُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ
وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ
وَ النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ
وَ بِالْبَرَائَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ
اِنِّی سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ
وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
وَ وَلِّیٌ لِمَنْ وَالَاكُمْ
وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ

فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِیْ
اَکْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِکُمْ وَ مَعْرِفَةِ اَوْلِیَآئِکُمْ
وَ رَزَقَنِی الْبَرَائَةَ مِنْ اَعْدَائِکُمْ
اَنْ یَجْعَلَنِیْ مَعَکُمْ فِیْ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ
وَ اَنْ یُثَبِّتَ لِی عِنْدَکُمْ قَدَمَ صِدْقٍ
فِیْ الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ
وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ یُبَلِّغَنِی الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَکَمْ عِنْدَ اللهِ
وَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِیْ مَعَ اِمَامٍ
هُدًی ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْکُمْ
وَ اَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّکُمْ وَ بِالشَّانِ الَّذِیْ لَکُمْ عِنْدَهٗ
اَنْ یُعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِکُمْ اَفْضَلَ مَا یُعْطِیْ
مُصَابًا بِمُصِیْبَةٍ مُصِیْبَةً مَا اَعْظَمَهَا
وَ اَعْظَمَ رَزِیَّتَهَا فِیْ الْاِسْلَامِ
وَ فِیْ جَمِیْعِ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْض
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مِمَّنْ
تَنَالُهٗ مِنْکَ صَلَوَاتٌ وَ رَحْمَةٌ وَ مَغْفِرَةٌ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

وَ مَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ
بَنُوْ اُمَيَّةَ وَابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ
اللَّعِيْنُ ابْنُ اللَّعِيْنِ عَلٰی لِسَانِكَ
وَ لِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ
فِيْهِ نَبِيُّكَ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِه
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ وَ مُعَاوِيَةَ
وَ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ
عَلَيْهِمْ مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْآبِدِيْنَ
وَ هٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيادٍ وَ آلُ مَرْوَانَ
بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ
وَ فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا وَ اَيَّامِ حَيٰوتِیْ
بِالْبَرَائَةِ مِنْهُمْ وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ
وَ بِالْمُوَالَاتِ لِنَبِيِّكَ وَ آلِ لِنَبِيِّكَ

عَلَيْهِ وَ عَلِيهِمُ السَّلَامُ.

پھر سو(۱۰۰)بار کہے:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ
وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِىْ جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ
وَ شَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا.

پھر سو(۱۰۰)بار کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ
وَ عَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِىْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ
عَلَيْكَ مِنّى سَلَامُ اللهِ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ
وَ لَا جَعَلَهُ اللهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّى لِزِيَارَتِكُمْ
اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ
وَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ
وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّی
وَابْدَأْ بِهِ اَوَّلاً
ثُمَّ الثَّانِيْ وَ الثَّالِثَ وَالرّابِعَ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ خَامِسًا
وَ الْعَنْ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ
وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَ شِمْرًا
وَ آلَ أَبِيْ سُفْيَانَ وَ آلَ زِيَادٍ
وَ آلَ مَرْوَانَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَة.

پھر سجدہ میں جائے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشّاكِرِيْنَ
لَكَ عَلٰی مُصَابِهِمْ
اَلْحَمْدُ للهِ عَلٰی عَظِيْمِ رَزِيَّتِیْ
اَللّٰهَمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ يَوْمَ الْوُرُوْدِ
وَ ثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ
مَعَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ
الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ

سلام آپ پر اے ابو عبد اللہ سلام آپ پر اے فرزند رسول خدا ﷺ سلام آپ پر اے فرزند امیر المومنین و فرزند سید الوصیین سلام آپ پر اے فرزند فاطمہ سیدۃ نساء عالمین سلام آپ پر اے انتقام خدا اور فرزند انتقام خدا اور وتر موتور اور سلام آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے حرم مطہر میں موجود ہیں آپ سب پر میری طرف سے اللہ کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات و دن باقی ہیں اے ابو عبد اللہ تکلیف عظیم اور مصیبت جلیل ہے آپ کی شہادت سے ہمارے اوپر اور تمام اہل اسلام پر اور آپ کی مصیبت عظیم و جلیل ہے آسمانوں میں تمام آسمان والوں پر خدا لعنت کرے اس امت پر جس نے ظلم کی بنیاد رکھی آپ کے اوپر اے اہل بیت علیہم السلام اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپ کو آپ کے مرتبہ سے روکا اور آپکو آپ کی جردہ سے دور رکھا جو خدا نے آپ سے مخصوص کیا تھا اور اللہ کی لعنت ہو اس امت پر جس نے آپکو قتل کیا اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنھوں نے آپ سے جنگ کرنے کی زمین ہموار کی۔ میں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف بری ہوں ان سب

سے اور ان کے پیروؤں سے اور تابعین سے اور دوستوں سے اے ابو عبد اللہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سے جنگ کی روز قیامت تک کے لئے اور خدا کی لعنت ہو آل زیاد اور آل مروان پر اور خدا کی لعنت ہو کل بنی امیہ اور اللہ کی لعنت ہو مرجانہ کے بیٹے پر اور خدا کی لعنت ہو عمر بن سعد پر اور خدا کی لعنت ہو شمر پر اور خدا کی لعنت ہو اس امت پر جس نے زین کسی، لگائی اور نقاب ڈالی آپ سے جنگ کے لئے۔ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری مصیبت عظیم ہے آپ پر ظلم کی وجہ سے تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کے مقام کو مکرم کیا اور آپ کے واسطہ سے مجھ کو مکرم کیا کہ وہ مجھ کو توفیق دے آپ کے خون کا بدلہ لینے کی اہل بیت علیہم السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امام منصور کے ساتھ خدایا مجھ کو اپنے پاس آبرو مند قرار دے امام حسین علیہ السلام کے واسطہ سے دنیا اور آخرت میں اے ابو عبد اللہ میں اللہ کی طرف قربت چاہتا ہوں اور اس کے رسول کی طرف اور امیر المومنین علیہ السلام کی طرف اور فاطمہ علیہا السلام کی طرف اور حسن علیہ السلام کی طرف اور آپ کی طرف آپ کی دوستی سے اور برائت کے ذریعہ سے

جنھوں نے اس ظلم کی بنیاد رکھی اور اس پر اس کی عمارت قائم کی اور اس ظلم و جور کو جاری رکھا آپ سب پر اور آپ کے شیعوں پر میں بری ہوں اللہ کی طرف اور آپ کی طرف ان سے اور اللہ کا تقرب چاہتا ہوں اور پھر آپ کا تقرب آپ کی محبت کے واسطہ سے اور آپ کے ولی کی محبت کے ذریعہ اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے ذریعہ اور آپ سے جنگ قائم کرنے والوں سے برأت کے ذریعہ اور ان کے شیعوں اور تابعین سے برأت کے ذریعہ میری صلح ہے اس سے جس نے آپ سے صلح کی اور جنگ ہے اس سے جس نے آپ سی جنگ کی اور دوست ہوں اس کا جو آپ کا دوست ہے اور دشمن ہوں اس کا جو آپ کا دشمن ہے۔ تو میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ کو آپ کی معرفت سے مکرم کیا اور آپ کے ولیوں کی محبت سے اور مجھ کو آپ کے دشمنوں سے برئت نصیب کی کہ وہ کج ؟؟؟ھ کو قرار دے آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اور قدم صدق کو میرے لئے آپ کے نزدیک ثابت کردے دنیا اور آخرت میں اور میں سوال کرتا ہوں اس سے کہ وہ مجھ کو اس مقام محمود تک پہنچا دے جو آپ کا خدا کے نزدیک ہے اور مجھ کو انتقام طلب کرنے والا بنادے امام، ہادی،

ظاہر، حق کے ساتھ بولنے والے کے ساتھ اور میں سوال کرتا ہوں آپ کے حق کے واسطہ سے اور اس شان کے واسطہ سے جو آپ کی خدا کی بارگاہ میں ہے کہ وہ مجھ کو عطا کرے آپ کی مصیبت میں بہترین جزا جو کسی مصیبت والے کو ملتی ہے ایسی مصیبت پر جو عظیم مصیبت اور تکلیف ہے اسلام میں اور تمام زمین و آسمان والوں میں خدایا مجھ کو اس مقام میں ان میں سے قرار دے جن کو تیری طرف سے صلوات، رحمت اور مغفرت ملتی ہے۔ خدایا میری زندگی مثل حیات محمد و آل محمد علیہم السلام قرار دے اور میری موت کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی موت کی طرح قرار دے۔ خدایا یہ وہ دن ہے جس کو بنی امیہ نے روز برکت قرار دیا جگر خوارہ کے بیٹے نے جو ملعون بن ملعون ہے تیری زبان پر اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر، ہر مقام میں اور موقف میں جس میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توقف کیا ہے۔ خدایا لعنت کر ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سب پر اسی طرف سے وہ لعنت جو ہمیشہ کے لئے ہو اور یہ وہ دن ہے جس میں آل زیاد اور آل مروان، امام حسین علیہ السلام کے قتل سے خوش ہوئی۔ خدایا ان پر اپنی طرف سے لعنت میں زیادتی کر اور عذاب میں۔ خدایا میں تجھ سے قریب ہوتا

ہوں اس دن اور اپنے اس موقف میں اور زندگی کے دنوں میں ان سے برائت کے ساتھ اور ان پر لعنت کے ساتھ اور تیرے نبی اور ان کی آل سے محبت کے ساتھ (نبی پر اور ان کی آل پر سلام ہو)۔

سو مرتبہ کہے:

خدایا لعنت کر اس پہلے ظالم پر جس نے محمد و آل محمد علیہم السلام پر ظلم کیا اور آخری اتباع کرنے والے ظالم پر خدایا اس گروہ پر لعنت کر جس نے امام حسین علیہ السلام سے جنگ کی اور پیروی کی بیعت کی اور اتباع کیا ان کے قتل پر خدایا ان سب پر لعنت کر۔

سو مرتبہ کہے:

سلام آپ پر اے ابو عبد اللہ اور ان روحوں پر جو آپ کی بارگاہ میں مدفون ہیں آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ کے لئے جب تک میں باقی رہوں اور رات دن باقی رہیں اور خدایا اس کو میری آپ کی آخری زیارت نہ قرار دے۔ سلام حسین علیہ السلام پر اور علی بن الحسین علیہما السلام پر اور اولاد حسین علیہم السلام اور اصحاب حسین علیہم السلام پر۔

پھر کہے:

خدایا مخصوص کر میری لعنت سے پہلے ظالم کو اور پہلے سے شروع کر پھر دوسرا پھر تیسرا اور چوتھا خدایا لعنت کر پانچویں نمبر پر یزید اور لعنت کر عبید اللہ بن زیاد مرجانہ کے بیٹے عمر بن سعد اور شمر اور آل ابو سفیان اور آل زیاد اور آل مروان پر روز قیامت تک۔

پھر سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے:

خدایا تیرے لئے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد اور ان کی مصیبت پر خدا کے لئے حمد ہے میرے عظیم غم و اندوہ پر خدایا مجھ کو امام حسین علیہ السلام کی شفاعت نصیب کر وارد ہونے کے دن اور میرے لئے ثابت کر اپنے نزدیک قدم صدق کو امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ جنہوں نے راہ خدا میں جان دی امام حسین علیہ السلام کے پاس۔

دعاء علقمہ

دعاء بعد نماز زیارت عاشورہ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا كَاشِفَ كُرَبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَ يَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَ يَا مَنْ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى وَ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ يَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَ يَا مَنْ يَّعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ وَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ يَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَ يَا مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ يَا مُدْرِكَ كُلِّ فَوْتٍ وَ يَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَ يَا بَارِءَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا

مَنْ يَّكْفِیْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ لَا یَکْفِیْ مِنْہُ شَیْءٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْ مِنِیْنَ وَ بِحَقِّ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ فَاِنِّیْ بِهِمْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا وَ بِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَ بِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَیْکَ وَ بِحَقِّهِمْ اَسْئَلُکَ وَ اُقْسِمُ وَ اَعْزِمُ عَلَیْکَ وَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَکَ وَ بِالْقَدْرِ الَّذِیْ لَهُمْ عِنْدَکَ وَ بِالَّذِیْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ عِنْدَهُمْ وَ بِہٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِیْنَ وَ بِہٖ اَبَنْتَهُمْ وَ اَبَنْتَ فَضْلَهُمْ مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِیْنَ جَمِیْعًا اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَ هَمِّیْ وَ کَرْبِیْ وَ تَکْفِیَنِی الْمُهِمَّ مِنْ اُمُوْرِیْ وَ تَقْضِیَ عَنِّیْ دَیْنِیْ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَ تُجِیْرَنِیْ مِنَ الْفَاقَۃِ وَ تُغْنِیَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اِلَی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَ تَکْفِیَنِیْ هَمَّ مَنْ اَخَافُ هَمَّہٗ وَ عُسْرَ مَنْ اَخَافُ عُسْرَہٗ وَ حُزُوْنَۃَ

مَنْ اَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ وَ شَرَّ مَنْ اَخَافُ شَرَّہٗ وَ مَكْرَ مَنْ اَخَافُ مَكْرَہٗ وَ بَغْیَ مَنْ اَخَافُ بَغْیَہٗ وَ جَوْرَ مَنْ اَخَافُ جَوْرَہٗ وَ سُلْطَانَ مَنْ اَخَافُ سُلْطَانَہٗ وَ كَیْدَ مَنْ اَخَافُ كَیْدَہٗ وَ مَقْدُرَةَ مَنْ اَخَافُ مَقْدُرَتَہٗ عَلَیَّ وَ تَرُدَّ عَنِّیْ كَیْدَ الْكَیْدَةِ وَ مَكْرَ الْمَكْرَةِ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَرَادَنِیْ فَاَرِدْہُ وَ مَنْ كَادَنِیْ فَكِدْہُ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَہٗ وَ مَكْرَہٗ وَ بَاْسَہٗ وَ اَمَانِیَّہٗ وَ امْنَعْہُ عَنِّیْ كَیْفَ شِئْتَ وَ اَنّٰی شِئْتَ اَللّٰھُمَّ اشْغَلْہُ عَنِّیْ بِفَقْرٍ لَا تَجْبُرُہٗ وَ بِبَلَآءٍ لَا تَسْتُرُہٗ وَ بِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّھَا وَ بِسُقْمٍ لَا تُعَافِیْہِ وَ ذُلٍّ لَا تُعِزُّہٗ وَ بِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُھَا اَللّٰھُمَّ اضْرِبْ بِالذُّلِّ نَصْبَ عَیْنَیْہِ وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ الْفَقْرَ فِیْ مَنْزِلِہٖ وَ الْعِلَّةَ وَ السُّقْمَ فِیْ بَدَنِہٖ حَتّٰی تَشْغَلَہُ عَنِّیْ بِشُغْلٍ شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَہٗ وَ اَنْسِہٖ ذِكْرِیْ كَمَا اَنْسَیْتَہٗ ذِكْرَكَ وَ خُذْ عَنِّیْ بِسَمْعِہٖ وَ بَصَرِہٖ وَ لِسَانِہٖ وَ یَدِہٖ وَ رِجْلِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَ جَمِیْعِ جَوَارِحِہٖ وَ اَدْخِلْ عَلَیْہِ فِیْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَ لَا تَشْفِہٖ حَتّٰی

تَجْعَلَ ذٰلِکَ لَہٗ شُغْلاً شَاغِلاً بِہٖ عَنِّیْ وَ عَنْ ذِکْرِیْ وَ اکْفِنِیْ یَا کَافِیَ مَا لَا یَکْفِیْ سِوَاکَ فَاِنَّکَ الْکَافِیْ لَا کَافِیَ سِوَاکَ وَ مُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاکَ وَ مُغِیْثٌ لَا مُغِیْثَ سِوَاکَ وَ جَارٌ لَا جَارَ سِوَاکَ خَابَ مَنْ کَانَ جَارُہٗ سِوَاکَ وَ مُغِیْثُہٗ سِوَاکَ وَ مَفْزَعُہٗ اِلٰی سِوَاکَ وَ مَهْرَبُہٗ اِلٰی سِوَاکَ وَ مَلْجَاُہٗ اِلٰی غَیْرِکَ وَ مَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوْقٍ غَیْرِکَ فَاَنْتَ ثِقَتِیْ وَ رَجَآئِی وَ مَفْزَعِیْ وَ مَهْرَبِیْ وَ مَلْجَائِیْ وَ مَنْجَایَ فَبِکَ اَسْتَفْتِحُ وَ بِکَ اَسْتَنْجِحُ وَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ وَ اَتَوَسَّلُ وَ اَتَشَفَّعُ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ فَلَکَ الْحَمْدُ وَ لَکَ الشُّکْرُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکیٰ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَکْشِفَ عَنِّیْ غَمِّیْ وَ هَمِّیْ وَ کَرْبِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا کَمَا کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّکَ هَمَّہٗ وَ غَمَّہٗ وَ کَرْبَہٗ وَ کَفَیْتَہٗ هَوْلَ عَدُوِّہٖ فَاکْشِفْ عَنِّیْ کَمَا

كَشَفْتَ عَنْہُ وَ فَرِّجْ عَنِّیْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْہُ وَ اكْفِنِیْ كَمَا كَفَیْتَہٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَہٗ وَ مَؤُنَۃَ مَا اَخَافُ مَؤُنَتَہٗ وَ هَمَّ مَا اَخَافُ هَمَّہٗ بِلَا مَؤُنَۃٍ عَلٰی نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَ اصْرِفْنِیْ بِقَضَآءِ حَوَآئِجِیْ وَ كِفَایَۃِ مَا اَهَمَّنِیْ هَمُّہٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِیْ وَ دُنْیَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْکَ مِنِّیْ سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَّا بَقِیْتُ وَ بَقِیَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِیَارَتِكُمَا وَ لَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ حَیٰوۃَ مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَمِتْنِیْ مَمَاتَهُمْ وَ تَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهِمْ وَ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَتِهِمْ وَ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا فِیْ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَتَیْتُكُمَا زَائِرًا وَ مُتَوَسِّلاً اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمَا وَ مُتَوَجِّهًا اِلَیْہِ بِكُمَا وَ مُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِہٖ فَاشْفَعَا لِیْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰہِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَ الْجَاہَ الْوَجِیْہَ وَ الْمَنْزِلَ

الرَّفِيْعَ وَ الْوَسِيْلَۃَ اِنِّیْ اَنْقَلِبُ عَنْکُمَا مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَۃِ وَ قَضَآئِهَا وَ نَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِکُمَا لِیْ اِلَی اللّٰهِ فِیْ ذٰلِکَ فَلَآ اَخِیْبُ وَ لَا یَکُوْنُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا خَآئِبًا خَاسِرًام بَلْ یَکُوْنُ مُنْقَلَبِیْ مُنْقَلَبًا رَاجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا بِقَضَآءِ جَمِیْعِ حَوَآئِجِیْ وَ تَشَفَّعَا لِیْ اِلَی اللّٰهِ اَنْقَلَبْتُ عَلٰی مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ مُلْجِاءً ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰهِ مُتَوَکِّلاً عَلَی اللّٰهِ وَ اَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ کَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعٰی لَیْسَ لِیْ وَرَآءَ اللّٰهِ وَ وَرَآئَکُمْ یَا سَادَتِیْ مُنْتَهٰی مَا شَآءَ رَبِّی کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ وَّ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بَاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُکُمَا اللّٰهُ وَ لَا جَعَلَہُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ اِلَیْکُمَا اِنْصَرَفْتُ یَا سَیِّدِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَوْلَایَ وَ اَنْتَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَا سَیِّدِیْ وَ سَلَامِیْ عَلَیْکُمَا مُتَّصِلٌ مَّا اتَّصَلَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِکَ اِلَیْکُمَا غَیْرُ مَحْبُوْبٍ عَنْکُمَا سَلَامِیْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ وَ

اَسْئَلُہٗ بِحَقِّکُمَا اَنْ یَّشَآءَ ذٰلِکَ وَ یَفْعَلَ فَاِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اِنْقَلَبْتُ یَا سَیِّدَیَّ عَنْکُمَا تَآئِبًا حَامِدًا لِلّٰہِ شَاکِرًا رَاجِیًا لِلْاِجَابَۃِ غَیْرَ اٰیِسٍ وَ لَا قَانِطٍ آئِبًا عَآئِدًا رَاجِعًا اِلَی زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَ لَا مِنْ زِیَارَتِکُمَا بَلْ رَاجِعٌ عَآئِدٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ یَا سَادَتِیْ رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَ اِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَہِدَ فِیْکُمَا وَ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اَہْلُ الدُّنْیَا فَلَا خَیَّبَنِیَ اللّٰہُ مَا رَجَوْتُ وَ مَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ.

ترجمہ

اے خدا اے خدا اے خدا اے بیچاورں کی دعا کے قبول کرنے والے، غم زدوں کے غم کو دور کرنے والے، اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس، اے داد خواہوں کے دادرس، اور اے وہ خدا جو مجھ سے رگ گردن سے زیادہ قریب ہے اور اے وہ ذات جو انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اے وہ ذات جو بلند منظر میں اور افق المبین میں ہے اور اے وہ ذات جو رحمان ور حیم ہے اور عرش کے تحت اختیار ہے اور اے وہ خدا جو نگاہوں کی خیانت کو جانتا ہی اور دلوں کے پوشیدہ امور کو پہچانتا ہے اور اے وہ خدا جس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور اے وہ جس پر آوازیں مشتبہ نہیں ہوتی ہیں اور اے وہ جس کو حاجتیں رنج نہیں دیتی ہیں اور اے وہ جس کو ملول نہیں کرتی ہے التماس کرنے والوں کی التماس۔ اے ہر فوت شدہ کے پانے والے۔ اے ہر متفرق کے جمع کرنے والے اور اے نفسوں کو موت کے بعد پیدا کرنے والے اے وہ جس کے لئے ہر روز ایک شان ہے۔ اے حاجتوں کے پورا کرنے والے، اے غموں کے دور کرنے والے اے سوالات کے عطا

کرنے والے،اے رغبتوں کے مالک، اے کفایت کرنے والے اہم امور کے،اے وہ کافی ہوتا ہے ہر چیز کے لئے اور جس کے لئے آسمان و زمین کی کوئی چیز کفایت نہیں کرتی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء کے حق کے واسطے سے اور علی امیر المومنین علیہ السلام کے حق کے واسطہ سے اور تیرے نبی کی دختر فاطمہ علیہا السلام کے حق اور حسن و حسین علیہما السلام کے حق کے واسطہ سے میں ان لوگوں کے ذریعہ تیری طرف اپنے اس مقام میں متوجہ ہوں اور ان سے توسل کرتا ہوں اور ان سے شفاعت طلب کرتا ہوں تیری طرف اور ان کے حق کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تجھ کو قسم سے یاد کرتا ہوں اور اس شان کے ذریعہ جو ان کے نزدیک ہے اور اس قدر کے ذریعہ ان کی ہے تیرے نزدیک اور اس کے ذریعہ کہ تونے ان کو عالمین پر فضیلت دی ہے اور تیرے نام کے ذریعہ جس کو تونے قرار دیا ہے ان کے نزدیک اور تونے ان کو مخصوص کیا ہے عالمین کے مقابلہ میں اور جس کے ذریعہ تونے ان کو جدا کہا ہے اور ان فضل کو جدا کیا ہے عالمین کے فضل سے یہاں تک کہ ان کا فضل تمام عالمین کے فضل پر بلند ہو گیا۔ میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں کہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر درود نازل کر اور مجھ سے غم و الم اور مصیبت کو دور کر دے اور میرے اہم امور میں کافی ہو جا اور میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھ کو فقر یا سے بچالے اور مجھ کو فاقہ سے بچالے اور مجھ کو مخلوقین کے سوال سے مستغنی بنادے اور میرے لئے کافی ہو جا اس کی غم سے جس سے میں ڈر رہا ہوں اور اس کی سختی سے جس سے میں ڈر تا ہوں اوراس کی دشواری سے جس سے میں در تا ہوں اور اس کے شر سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کے مکر سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کی بغاوت سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کے ظلم سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کے تسلط سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کے دھوکہ سے جس سے میں ڈر تا ہوں اور اس کی قدرت سے جس میں ڈر تا ہوں اور مجھ سے دور کر دے دھوکہ دینے والے کے دھوکہ اور مکاری کرنے والے کے مکر کو خدایا جو میرے ساتھ ارادہ کرے تو اس کے لئے ویسا ارادہ کر اور جو میرے ساتھ دھوکہ کرے تو اس کے ساتھ وہی کر او ر مجھ سے اس کے دھوکہ مکر، سختی اور تکلیف کو رد کر دے اور مجھ سے اس کو روک دے جیسے تو چاہے اور جہاں خدایا اس کو

مشغول رکھ ایسے فاقہ کہ اس کا توجبران نہ کرے اور ایسی بلاء میں کہ اس
کو تونہ چھپائے اور اسے فاقہ میں کہ اس کا علاج نہ کرے اور اس بیماری
میں کہ اس سے عافیت نہ دے اور ذلت میں کہ عزت نہ دے اور
غربت میں کہ اس کا جبران نہ کرے۔ خدایااس کے منصوبوں پر ذلت
کی مار پڑے اور اس پر فاقہ داخل کر اس کی منزل میں اور بیماری داخل کر
اس کے بدن میں تا کہ اس کو میری طرف سے ایسا غال کر دے کہ اسے
فراغت نہ ہو اور میری یاد اس کے دل سے نکال دے جیسا کہ تونے اس
سے اپنی یاد نکال دی ہے اور مجھ کو تکلیف دینے سے اس کے کان، زبان
اور ہاتھ اور پیر اور دل اور تمام اعضاء و جوارح کو روک دے اور اس پر
ان سب میں بیماری داخل کر دے اور اس کو شفانہ دے تا کہ تو اس کے
لئے ایسا مشغلہ قرار دیدے کہ وہ اس کی وجہ سے مجھ سے غافل اور
میرے ذکر سے غافل رہے اور میرے لئے کافی ہو جائے کفایت کرنے
والے کہ تیرے علاوہ کوئی کافی نہیں ہے بیشک تو کافی ہے تیرے علاوہ
کوئی کافی نہیں اور کشادگی دینے والا ہے کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے
فریاد رس کہ تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے اور پناہ کہ تیرے علاوہ کوئی

نہیں ہے۔ وہ ناکام ہوں جس کا پناہگاہ تیرے علاوہ کوئی ہوا اور جس کا
فریاد رس تیرے علاوہ کوئی نہیں ا اور اسکی نجات خلوق کی طرف ہوئی
تیرے علاوہ تومیرا بھروسہ میری امید، مقام فریاد، مقام فرار، ملجا و
نجات کا مقام ہے۔ میں تجھ سے ہی فتح چاہتا ہوں تجھ سے ہی کامیابی چاہتا
ہوں اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ تیری طرف متوجہ ہوں متوسل
ہوں اور ان کی سفارش لایا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ
اے اللہ اے اللہ کہ حمد تیرے لئے ہے اور تیرے لئے شکر ہے اور
تیری طرف فریاد ہے اور تو وہ ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے تو میں تجھ
سے سوال کرتا ہوں اے اللہ اے اللہ اے اللہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے
حق کے واسطہ سے کہتو درود نازل کر محمد اور آل محمد علیہم السلام پر اور مجھ سے
میرے غم و الم و مصیبت کو دور کر دے میرے اس مقام میں جیسا کہ
تونے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے غم و الم اور کرب کو دور کیا ہے اور تو
کافی ہوا ہے ان کے لئے دشمن کے خوف سے تو دور کر دے مجھ سے جیسا
کہ تونے ان سے دور کیا ہے اور میرے لئے کشادگی قرار دے جیسی
تونے ان کے لئے قرار دی ہے اور میرے لئے کافی ہو جیسا کہ تو ان کے

لئے کافی ہوا ہے اور مجھ سے دور کر دے اس خوف کو جس سے میں ڈرتا ہوں اور اس مشقت کو جس میں ڈرتا ہوں اور اس غم کو جس میں ڈرتا ہوں بغیر میرے نفس پر مشقت کے اور میری حاجتوں کے پورا کرنے کا ذمہ دار ہو جا اور کافی ہو جا اس میں جس کا ہم اہم ہو میری آخرت اور دین کے امر میں اے امیر المومنین علیہ السلام (اور اے ابو عبد اللہ علیہ السلام آپ پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک میں باقی رہوں اور رات باقی رہیں خدا نہ قرار دے اس کو میرے آپ دونوں کی آخری زیارت اور خدا میرے اور آپ دونوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے خدایا مجھ کو زندگی دے جیسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی ذریت کی ہے اور مجھ کو موت دے ان کی موت کی طرح اور مجھ کو وفات دے ان کی ملت اور مجھ کو محشور کر ان کے زمرہ میں اور جدائی نہ ڈال میرے اور ان کے درمیان چشم زدن کے لئے دنیا اور آخرت میں۔ اے امیر المومنین علیہ السلام اور اے ابو عبد اللہ میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں زائر بن کر اور اللہ کی طرف توسل کرتے ہوئے جو میرا اور آپ کا رب ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوں آپ دونوں کے ذریعہ اور شفاعت چاہنے والا ہوں

آپ سے اللہ کی طرف اپنی اس حاجت میں تو آپ دونوں شفاعت کریں میری آپ دونوں کے لئے مقام محمود ہے اللہ کے نزدیک اور آبرومند درجہ اور بلند منزل اور وسیلہ ہے میں آپ کی زیارت سے پلٹ رہاہوں انتظار کرتے ہوئے اپنی حاجت کے پورا ہونے کا اور حاجت کے کامیاب ہونے کا اللہ سے آپ دونوں کی شفاعت سے میرے لئے اللہ کی طرف تواب میں ناامید نہ ہوں اور میرا پلٹنا ناکامی اور خسران والا پلٹنا نہ ہو بلکہ میرا پلٹنا کامیابی کامرانی رستگاری اور رجحان والا ہو میری تمام حاجتوں کے پورا ہونے کے ساتھ اور میرے لئے شفاعت کیجئے اللہ کی طرف کہ میں پلٹوں اس پر جو خدا چاہے اور کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے مگر اللہ سے میں اپنے امر کو اللہ کی طرف سونپے ہوں اور میری پناہ اللہ کی طرف توکّل کرتے ہوئے اللہ پر اور میں کہتا ہوں کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اللہ سنتا ہے اس کی آواز کو جس نے دعا کی نہیں ہے میرے لئے اللہ کے علاوہ اور آپ کے علاوہ اے میرے سردار کوئی منتہیٰ جس کو خدا نے چاہا وہ ہوگیا اور جس کو اس نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا اور کوئی قوت و طاقت نہیں ہے مگر اللہ۔ میں آپ دونوں کو خدا کو سونپتا ہوں اور خدا نہ

قرار دے میرے لئے یہ آخری زیارت میں پلٹ رہاہوں اے میرے سردار اے امیر المومنین علیہ السلام اور میرے مولا اے ابوعبد اللہ اے میرے سردار اور میرا مسلسل سلام ہو آپ دونوں پر شب و روز اور سلام پہنچتا رہے آپ دونوں تک اور آپ دونوں سے پوشیدہ نہ رہے میرا سلام انشاء اللہ اور میں اس سے سوال کرتا ہوں آپ دونوں کے حق کے واسطہ سے کہ وہ یہی چاہے اور کرے وہ حمید اور مجید ہے میں پلٹ رہا ہوں اے میرے سردار آپ سے، توبہ کرتے ہوئے، حمد خدا کرتے ہوئے، شکر کرتے ہوئے، امید لگائے ہوئے قبولیت کی، بغیر مایوسی اور قنوطیت کے، پلٹنے والا ہوتے ہوئے آپ کی زیارت کے لئے بغیر منحرف ہوئے آپ دونوں کی زیارت اور ذات سے بلکہ پلٹنے والا ہوں انشاء اللہ اور کوئی طاقت و قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ذریعہ اے میرے سردار میں آپ دونوں کی جانب راغب ہوں اور آپ کی زیارت کی طرف بعد اس کے میں نے اہل دنیا کو آپ سے اور آپ کی زیارت سے بے رغبت دیکھا تو خدا مجھ کو میری امید ناکام نہ کرے جو میں نے آپ دونوں کی زیارت سے امید ہے بیشک وہ قریب اور دعا کا قبول کرنے والا ہے۔